

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت توامان مجموعہ فتاوی جدیدہ بزبان فارسی
کہ از کتب معتبرہ مثل شامی، عالمگیری، ہدایہ، محیط، فتح القدیر، قاضی خان
مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب حنفی وغیرہا ماخوذ و مستخرج کردہ شدہ است

موسوم بہ

فتاوی شہابیہ

مخلص ذکی

سید احمد شاہ

مصنفہ و مؤلفہ واقف اسرار علوم منقول و معقول کاشف رموز فنون عالم بے بدل
فاضل بے مثل جناب حضرت مولانا مولوی قاری حافظ حاجی محمد عبداللطیف خان
غفرلہ الرحمن چشتی قادری نقشبندی متولد و متوطن جابگرام علاقہ نہاگ درہ
ریاست دیر بالا و مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم جامع مسجد قبرستان
ہوتی متصل درگاہ حضرت ڈانگ بابا رحمۃ ضلع مردان مغربی پاکستان

بار اول ۱۰۰۰ ایکہزار — مطبوعہ عام پریس پشاور شہر



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیہ محبت و اخلاص

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین هم هداة الحق والصراط المستقیم

اما بعد کمترین عباد تالیف و تصنیفِ خود بنام گرامی علیجاہ اعلیحضرت والاشان غریب پرور عدل گستر محمد شہاب الدین خان صاحب بہادر والی و حکمران ریاست اسلامیہ جندول دام اقبالہ معنون و منسوب کردہ اظہار اخلاص و ہمدردی و خیر خواہی نمود

ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

کمترین عباد خادم شریعت۔ مولوی حافظ۔ قاری حاجی محمد عبد اللطیف خان چشتی، قادری، نقشبندی۔ بانی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ

انوار العلوم

جامع مسجد قبرستان ہوتی متصل درگاہ حضرت ڈانگ بابا رحمۃ اللہ علیہ ضلع مردان صوبہ سرحد

بتاریخ ۲۰ جمادی الاخریٰ بروز ہفتہ ١٣٦٣ھ مردان قیمت ۱۲ آنہ — ۱ روپیہ

سید احمد شاہ بقلم خود



شجرۂ نسب خاندانِ عالیہ اخوند خیل والیان و نوابانِ ریاست اسلامیہ

جناب عالیجاہ والاشان محترم اعلیحضرت غریب پرور عدل گستر محمد شہاب الدین خان صاحب بہادر والی و حکمران ریاست جندول۔ بن اعلیحضرت معدلت مآب شجاعت پناہ جناب نواب غازی محمد شاہ جہان خان صاحب بہادر والی ریاست دیر صوات جندول باجوڑ بن جناب نواب محمد اورنگ زیب خان صاحب بن جناب نواب محمد شریف خان صاحب بن جناب نواب رحمۃ اللہ خان صاحب بن شجاعت پناہ نواب غزن خان صاحب بن جناب قاسم خان بابا صاحب بن جناب ظفر خان بابا صاحب بن جناب غلام خان بابا صاحب بن حضرت ہادی حق ملا اسمٰعیل خان بابا صاحب بن حضرت عمدۃ العارفین قطب الاقطاب اخوند الیاس بابا صاحب لاجبوکی بن حضرت معرفت آگاہ طور بابا صاحب بن حقائق پناہ حضرت ابراہیم بابا صاحب بن حضرت بامت خان بابا صاحب بن حضرت موسیٰ خان بابا صاحب بن حضرت پائندہ بابا صاحب بن حضرت مال الدین بابا صاحب بن حضرت خواجو بابا صاحب بن حضرت اکو بابا صاحب۔ بن حضرت یوسف بابا صاحب بن حضرت خخے بابا صاحب بن حضرت غورے بابا صاحب بن حضرت افغان بابا صاحب بن حضرت نعمان بابا صاحب بن حضرت وددبابا صاحب بن حضرت خالد بابا صاحب بن حضرت ولید بابا صاحب بن حضرت سعید بابا صاحب بن حضرت فاروق بابا صاحب بن حضرت منذر بابا صاحب بن حضرت لشوی بابا صاحب بن حضرت آہدا بابا صاحب بن حضرت قیصر بابا صاحب بن حضرت حمزہ بابا صاحب بن حضرت احمل بابا صاحب بن حضرت عدنان بابا صاحب بن حضرت قمرے بابا صاحب بن حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بن حضرت عمران صاحب بن حضرت کسوان صاحب بن حضرت قیصر صاحب بن حضرت شہبال صاحب بن حضرت فراق صاحب بن حضرت زمود صاحب بن حضرت امین صاحب بن حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام بن حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام بن

حضرت ابراہیم[48] علیہ السّلام بن آذر[49] بن حضرت سوفان[50] صاحب بن حضرت لشمک[51] بن حضرت عام[52] بن حضرت سام[53] بن حضرت نوح[54] علیہ السلام بن حضرت الامک[55] بن حضرت متوشلح[56] صاحب بن حضرت ادریس[57] علیہ السلام بن حضرت نوش[58] صاحب بن حضرت میہائل[59] بن حضرت قلتنبان[60] بن حضرت ہدیہ[61] بن حضرت شیث[62] علیہ السلام بن حضرت آدم[63] علی نبینا و علیہ الصلوٰة والسّلام

تذکرہ حضرت اخوند الیاس بابا صاحب لاجوکی رح

حضرت غوث زمان قطب دوران اخوند الیاس بابا صاحب لاجوکی در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ از اعلیٰحضرت غوث زمان حضرت بنور صاحب فیض خلافت ظاہر و باطنی یافتہ اند و روضۂ مطہرۂ حضرت اخوند الیاس بابا صاحب بمعہ روضۂ حضرت خان بابا صاحب در مقام لاجوک علاقہ میدان ریاست دیر واقع است۔

وتعمیر وآبادی موجودۂ روضہ مطہرۂ اخوند الیاس بابا صاحب وحضرت خان بابا صاحب بحکم اعلیٰحضرت جناب نواب اورنگ زیب خان صاحب مرحوم شدہ کہ والد ماجد حضور والا نواب بہادر غازی محمد شاہجہان خان صاحب والی ریاست دیر جندول صوات باجوڑ ند۔

اطاعت وفرمان برداری حاکمِ وقت

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تأویلا ط

برعزیزان وطن پوشیدہ نماند کہ اطاعت خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم وتابعداری امیران وحاکمان اسلام بر مؤمنان ومسلمانان واجب است۔ بشرطے کہ در تابعداری حکام اسلام خلاف شریعت لازم نہ شود۔

خداوند تعالیٰ اُولِی الاَمر یعنی حکام اسلام را در اطاعت خود واطاعت رسولِ خود

شریک فرمودہ حکم بہ تابعداری ایشان کردہ است پس مناسب کہ حکام اسلام ہر وقت وہر لحظہ تابعداری خدا ورسول مدنظر کردہ باشند۔ خلاف قانون خدا ورسول قدم نہ نہند۔ واز دہندۂ حکومت حقیقی خود ترسیدہ در جاری کردن احکام اسلام واتباع سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوشش بلیغ فرمایند

حکایت بر عدالت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ روم بدستِ قاصدِ خود تحائف از قسم جامہا وجبہا بحضور حضرت خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرستادہ قاصدش در مدینہ منورہ حاضر گردیدہ پرسید کہ قلعہ وبنگلہ خلیفہ مسلمانان کدام جاست ؟ گفتہ شد کہ قلعہ خلیفہ نیست در معمولی خانہ خلافِ زعم تو بود وباش میفرمایند۔ اکنون برائے خدمت ضروری مسلمانان وغربا تشریف بردن بردہ باشند، قاصد در تلاش رفتہ اتفاقاً حضرت خلیفہ مسلمانان را در زیر سایۂ دیوارے خفتہ یافت ،، گفت عدالت وانصاف میفرمائی بدین وجہ ہر جا کہ میخواہی بے خوف وخطر می خسپی امیران وحاکمان ما ظالم اند از ینوجہ بہ قلعہا وافواج محتاج گردیدہ در حفاظتِ خود پریشان وسرگردان اند حضرت سعدی فرمودہ ؎

بادشاہے کہ طرح ظلم فگند
پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند
نکند جور پیشہ سلطانی
کہ نیاید زگرگ چوپانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر العادل فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی ،، تابعداری من تابعداری خدا ونافرمانی من نافرمانی حق است وتابعداری حاکم عادل تابعداری حق است ونافرمانی حاکم عادل نافرمانی من ہست اگرچہ بر شما

غلام حبشی حاکم گردانیده شود - از تابعداری و فرمانبرداری او روگردانی نہ کرده باشید فی زماننا در حکومت ملکی تنخواه و ذریعۂ معاش میگیرند - و مع ہذا در بدخواہی و دشمنی حاکم وقت خود ساعی میباشند - این ناشکری منعم است و ناشکری منعم جائز نیست بر رعیت تابعداری و خیر خواہی حاکم وقت خود لازم و ضروری است تفسیر روح البیان ص ۴۵۵

نقشۂ قواعد و ضوابط برائے فیصلہ ہائے مقدمات متعلقہ ریاست اسلامیۂ جندول

بحضور فیضگنجور معدلت دستور جناب خانصاحب بہادر والی و حکمران ریاستِ جندول دام اقبالہ

بعد از تقدیم تسلیم و نیاز معروض حضور والا آنکہ مسمی غلام سرور زمین خود بعقد اجاره بہ فدوی داده است اکنون نامبرده غلہ فصل موجوده بحساب اجاره بہ فدوی نمیدہد زورگیر است ہمراه بنده ره حق نمیکند - مہربانی کرده بنام نامبرده بہ فیصلۂ شرعی حکم والا صادر فرمایند کہ بمعہ بنده از راهِ حق تجاوز نکند بغیرِ خدا و رسول و حضورِ والا جائے پناه نیست فقط عارضہ گذار

محمد علی بانڈی

حکمِ حضور والا خانصاحب والی و حکمران ریاستِ جندول

بنام تحصیلدار ریاست حکم آنکہ

فیصلہ سائل درخواست ہذا بحکم قانون شرعی انجام رسانیده باشید فقط

دستخط خان شہاب الدین والی ریاستِ جندول از دفترِ دار الحکومت باڑوه

چالانِ مقدمہ بمحکمۂ شریعت بغرضِ فیصلۂ شرعی بہ توسطِ تحصیلدارِ تحصیل

بخدمت فضیلت پناه قاضی صاحب محکمۂ شریعت تحصیل!

بعد از سلامِ مسنون آنکہ فیصلہ مقدمۂ سائل درخواستِ ہذا حسب حکمِ حضور والا خان صاحب بہادر والی و

حکمران ریاست جندول دام اقبالہ بغرض فیصلہ شرعی بحضور والا پیش کرده میشود - قاضی صاحب مہربانی کرده مطابق حکم قانون شرعی فیصلہ طرفین فرموده باشند فقط (دستخط) تحصیلدار تحصیل

بیانات بموجب فیصلہ شرعی در محکمہ شریعت

(مدعی) من محمد علی بر غلام سرور بدین طور دعوی میدارم کہ نامبرده زمین خود بہ عقد اجاره بہ فدوی داده است - اکنون نامبرده غلہ فصلِ موجوده بحسابِ عقدِ اجاره نمیدہد زورگیر است اگر بحکمِ کتاب حقِ من میرسد حکم فرموده شود کہ بدہد -

(گواہان) ما غلام جان و غلام رسول خان برائے رضائے خدا و رسول بہ لفظ شہادت اظہار حادثہ و واقعہ بدین طور می نمائیم کہ در حضور مایان غلام سرور زمین خود بہ محمد علی بہ عقد اجاره داده است -

(مدعی علیہ) من زمین خود بہ محمد علی بہ حصۂ عرفی دہقانی داده ام بدادنِ حصۂ عرفی دہقانی ملامت ہستم - عقدِ اجاره ہمراهِ نامبرده نکرده ام شہادت گواہانِ مدعی مذکور بہ عکس ہندی و عداوت نفسانی است -

اجراءِ فیصلۂ شرعی از محکمۂ شریعت بحکمِ قاضی

بحکم البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر بر مدعی حضور شہود و بر مدعی علیہ حلف لازم است چونکہ در مقدمۂ مذکوره بہ گواہان مدعی مدعی علیہ جرح و قدح عکس ہندی و عداوت نفسانی نموده لہذا بموجب مدعی بودن حصۂ عرفی دہقانی مدعی علیہ بہ مدعی ئے خود ثبوت شرعی پیش کرده باشد ورنہ حلف نماید - شامی فقط

دستخطِ قاضی تحصیل

تذکرۂ حضرات ائمۂ اربعہ بمعہ سنِ حیات و ممات

(۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ صاحب رحمہ اللہ در سنہ ۸۰ھ پیدا شدہ و در سنہ ۱۵۰ھ وفات یافتہ اند و عمرش ۷۰ سال بود

(۲) حضرت امام مالک صاحب در سنہ ۹۰ھ پیدا شدہ و در سنہ ۱۷۹ھ وفات یافتہ و عمر زندگی ۸۹ سال مشہور است

(۳) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ در سنہ ۱۵۰ھ پیدا شدہ و در سنہ ۲۰۴ھ وفات یافتہ ۵۴ سال بود

(۴) حضرت امام احمد حنبل صاحب در سنہ ۱۶۴ھ پیدا شدہ و در سنہ ۲۴۱ھ وفات یافتہ و عمر زندگی ۷۷ سال بود۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ در عہدِ خلافتِ حضرت خلیفۃ المسلمین مروان از حضرت ہبیرہ حاکم ملک عراق در بابتِ خدمتِ قضا کوفہ انکار فرمودہ بموجبِ انکار محبوس شدہ بوز دنِ ایک صد درہ حکومتی از قید حکومت خلاصی یافتند۔ مع ہذا خدمتِ قضا اختیار نہ فرمودند بلاشک کار قضا کارے است دشوار۔ ہنوز برائے تحصیلِ خدمتِ قضا رشوتہا دادہ میشود باوجودیکہ تعلیم بہ کنز و قدوری نرسیدہ باشد شوق قضا میدارند و از خدا نمیترسند۔

طبقاتِ مسائل و کتبِ ظاہر روایات

طبقاتِ مسائل حنیفی سہ است و اقوال ائمہ ثلاثہ بہ ظاہر روایت مشہور است۔ و کتبِ ظاہر روایت کتب ستہ حضرت امام محمد است بہ مبسوط و زیادات و جامع صغیر و جامع کبیر و سیر صغیر و سیر کبیر مشہور است۔ در روایاتِ ائمہ مذکورہ غیر کتبِ مذکورہ بمسائلِ نوادر مشہور است و مسائلِ مستنبطہ مجتہدینِ متاخرین بہ واقعات نامیدہ میشوند و این مسائلِ متاخرین در کتبِ مخلوط ذکر کردہ میشوند چنانچہ فتاوی قاضی خان و خلاصۃ الفتاوی و غیرہما برین مشتمل است و در فتاوی محیط جدا جدا ذکر کردہ اند چنانچہ اول مسائلِ اصول ذکر کردہ بعد ازان مسائل نوادر بعدہ فتاوی نوشتہ اند۔ بغرضِ تبصرہ عرض کردہ شد۔

طریق شناخت ترتیب فتوی و احکام نافذ کردن

(۱) در مسائل عبادات بر قول حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فتوی و حکم دادن اولی و بہتر است۔ بشرطیکہ قول مخالف معارض نشدہ باشد۔ زیرا کہ حضرت امام اعظم رح از تابعین اند قول ایشان دربارۂ مسائل عبادات زیادہ قوی است۔

(۲) در جملہ مسائل ذوی الارحام بر قول حضرت امام محمد رح فتوی دادہ میشود۔ کہ اوشان درین مسائل ماہر و کامل وقت بودند۔

(۳) در مسائل متعلقہ قضا و شہادات بر قول حضرت امام ابی یوسف رحمہ اللہ فتوی مے باید داد زیرا کہ ایشان در مسائل قضا ماہر زمانہ خود بودند۔

(۴) در ہفدہ مسائل مشہورہ قول امام زفر رحمہ اللہ معتبر و قابل فتوی است۔

و اگر در مسئلۂ قیاس و استحسان جمع شوند عمل بر استحسان کردن اولی است بہ استثنار چند مسائل معدودہ مشہورہ۔

و اگر در میان قول اصح و صحیح تعرض واقع شود عمل بر صحیح کردن مے باید۔

و اگر در مسئلۂ دو قول صحیح آمدہ باشند پس درینصورت قاضی و مفتی را اختیار است حسب ضرورت بہر قول کہ حکم و فتوی دہد جائز باشد۔

طبقات علماء فقہاء کرام رضی اللہ عنہم

(۱) طبقۂ مجتہدین چنانچہ ائمۂ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم و کسانیکہ بر مسلک ایشان رفتہ اند

(۲) طبقۂ مجتہدین مذہب چنانچہ حضرات امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ و غیرہم تلامذۂ حضرت امام اعظم رح اند۔

(۳) طبقۂ مجتہدین مسائل فقہیہ چنانچہ حضرت خصاف ابی جعفر طحاوی رح ابی الحسن کرخی رح شمس الائمہ الحلوانی رح شمس الائمہ سرخسی رح فخر الاسلام بزدوی رح فخر الدین قاضی خان رح و غیرہم اند

(۴) طبقۂ اصحاب تخریج از علماء مقلدین چنانچہ امام کرخی۔ و امام رازی رح و غیرہما اند۔

(۵) طبقۂ اصحاب تخریج از علمار مقلدین مثل ابوالحسن قدوری رہ و صاحب ہدایہ وغیرہما.
(۶) طبقہ علمار مقلدین کہ بر امتیاز قوی و اقوی وضعیف وظاہر مذہب و روایت نادرہ قادر باشند چنانچہ اصحاب متون معتبرہ اند مثل صاحب کنز - و صاحب مختار - و صاحب وقایۃ الروایۃ و صاحب مجمع - این حضرات در متون خودہا اقوال مردودہ و روایات ضعیفہ نقل نمیکنند -
(۷) طبقۂ علمار مقلدین کہ بر امتیاز اقوی و قوی وضعیف وظاہر مذہب و روایات نادرہ قادر نبودہ باشند

فتوی و حکم قاضیان حکومت اسلامیہ مستحکم و مضبوط ترین میباشد

اگر در حکومتِ اسلامیہ تقرر قاضیان حکومتی شدہ باشد - پس در موجودگی قاضیان حکومت قضائے دگر قاضیان نافذ و جائز نیست بنابرین قاضیانِ دگر را نقضِ حکمِ قاضیِ حکومت نمیرسد اگرچہ فتوی بر خلافِ مذہبِ خود دادہ باشد۔ قاضی حکومت اگر خلاف مذہب یا بر قول ضعیف فتوی دہد و بعد از حکم دادن معلوم گردد کہ حکم بر خلاف مذہب یا بر قول ضعیف دادہ شدہ است قاضی حکومت نقضِ حکمِ خود کردہ باشد (کما قال فی رد المحتار مثلا اذا لم یکن القاضی مجتہدا وقضی بالفتوی ثم بین انہ علی خلاف مذہبہ نفذ ولیس لغیرہ نقضہ ولہ ان ینقضہ الخ) یعنی اگر قاضی مجتہد نباشد، و در حادثۂ فتوی و حکم دہد باز معلوم شود کہ خلاف مذہب فتوی دادہ شدہ است حکمش نافذ و جاری خواہد شد - و غیر قاضی حکومت را نقضِ حکمِ قاضی حکومت نمیرسد - بلکہ او نقض حکم خود کردہ باشد.

عقائد اسلام کہ دانستن آن بر ہر مسلمان فرض و لازم باشد

عزیزان من بدانید کہ بنیاد اسلام بر پنج چیز است (۱) اول کلمہ شہادت (۲) دوم نماز (۳) سوم زکوۃ (۴) چہارم حج (۵) پنجم روزۂ رمضان مبارک -
و معنی کلمہ شہادت این است کہ واجب است بر مسلمان کہ بزبان اقرار کند و از دل صادق داند کہ خالق جہان یک است در ذات و صفات او شریک نیست تمام کمالی او راست

و او از تمام عیوب پاک است در ہیچ کارے محتاج کسے نیست و تمام مخلوقات محتاج او یند و بر تمام چیزہا عالم است و از علم او چیزے پوشیدہ نیست و او بر تمام چیزہا قادر است - ہر چہ خواہد میکند - حکمِ او را کسے رد نمیتواند کرد - بندگان خدا ہیچ کارے از نیک و بد بغیر حکم او نمیتوانند کرد ہر چہ در دنیا از بندگان صادر میشود بقدرت خدا میشود - و بر فرشتگان خدا ایمان بیارند کہ فرشتہ بندگان خدا اند از نور پاک پیدا شدہ اند - گناہ نمیکنند - بر ہر کاریکہ مقرر شدہ اند بران قائم اند از ان انکار نمیکنند - فرشتگان نہ نر و نہ مادہ اند و نخورند و نہ نوشند - شمار ایشان سوا از خدا کسے نمیداند بزرگ ترین ایشان چہار ند -
(۱) اول جبرئیل کہ کتابہائے خدا و احکام خدا بنزدیک پیغمبران علیہم السلام مے آورد -
(۲) دوئم میکائیل علیہ السلام کہ روزی مخلوق بحکم خالق بمخلوق میرساند - و باران ہم میبارا ند
(۳) سوئم اسرافیل علیہ السلام کہ بروز قیامت صور میدمد.
(۴) چہارم عزرائیل علیہ السلام کہ بحکم خدا از جاندار مخلوقات جان میستاند -
و بر اللہ ایمان بیارد کہ کتابہا بطرف پیغمبران علیہم السلام فرستادہ -
۱ تورات بحضرت موسی علیہ السلام
۲ انجیل بحضرت عیسی علیہ السلام
۳ زبور بر حضرت داود علیہ السلام
۴ قرآن پاک بر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم -
و اقرار کند کہ تمام کتب اسمانی و جملہ پیغمبران خدا وند تعالی حقند - برائے ہدایت فرستادہ شدہ کہ تمام مخلوقات پیروی اوشان اختیار کنند - انبیار علیہم السلام از تمام گناہ پاکند خواہ کبیرہ باشد یا صغیرہ - اول پیغمبران حضرت آدم علیہ السلام اند و آخیر پیغمبران حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سرتاج پیغمبران در مکہ شریفہ پیدا شدہ اند چون بعمر چہل سال رسیدند از خدا پیغمبری یافتند و نزول قرآن شریف شروع شدہ در مکہ شریفہ معراج حاصل شدہ بود - بدینطور

کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام براق آوردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بر وسوار کردہ بمسجد اقصی رسانید وازانجا بہ آسمانہا رفتہ جنت، دوزخ، عرش، کرسی، دیدند۔ دران شب نعمتہائے بیکران یافتند، پنج نمازہا ہم دران شب فرض شدہ اند۔ لہذا لازم شدہ کہ ما نماز پنجگانہ بخوانیم۔ و پسران و دختران خود راہم حکم بہ نماز کنیم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند۔ کسیکہ محافظت نماز پنجگانہ میکند۔ روز قیامت آن نماز برائے او نور و دلیل رفتن جنت خواہد بود۔ و کسیکہ محافظت نماز نمیکند از نور و دلیل محروم شدہ ہمراہ فرعون وہامان محشور خواہد شد۔

وقتیکہ اولاد شما بعمر ہفت سالگی برسند۔ بگوئید کہ نماز بخوانند و چون بعمر دہ سال برسند بزنید کہ نماز بخوانند مضمون حدیث شریف است

چونکہ طہارت و پاکی برائے صحت نماز شرط وموقوف علیہ است بنابرین مسائل طہارت و وضو بر ہمہ مسائل مقدم نمودہ بغرض تبصرہ و فائدہ مسائل طہارت و وضو بیان کردہ میشوند تاکہ ناظرین و قارئین کتاب ہذا مستفیض و بہرہ اندوز گردند۔

مسائلِ وضو بسلسلۂ سوال و جواب

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ فرض در وضو چند است ھوالمصوب للجواب۔ چار

(۱) اول شستن روے از موہائے پیشانی تا زیر زنخ واز گوش تا گوش دگر۔

(۲) شستن ہر دو دست مع آرنج۔

(۳) مسح چہارم حصہ سر۔

(۴) شستن ہر دو پائے ہمراہ ہر دو شتالنگ۔ ازین چہار اندام اگر بمقدار یک سر موئے خشک بماند وضوء درست نباشد بار دیگر وضوء باید کرد۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ طریقۂ مسنونہ وضوء چہ باشد ھوالمصوب للجواب بہ ملکم کتاب طریقۂ مسنونۂ وضو اینکہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم واعوذ باللہ من الشیطن الرجیم یکبار بخواند بعد ازان ہر دو دست تا ہر دو بندہا سہ بار بشوید ویکبار دعا رَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا لَّنَا بخواند بعد ازان سہ کرت آب در دہن بیندازد ویکبار دعا رَ اَللّٰھُمَّ اَسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ کَاْسًا لَمْ اَظْمَأْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخواند معہ استعمال مسواک وسہ بار آب در بینی اندازد بدست راست و بدست چپ از بینی آب بیرون کردہ صفائی کند ویکبار دعا رَ اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ مِنْ رَّائِحَۃِ نَعِیْمِ جِنَانِکَ بخواند وسہ بار روے خود بشوید و دُعا رَ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَآئِکَ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَآئِکَ یکبار بخواند وسہ بار ہر دو دست مع آرنج بشوید وقت شستن دست راست دعا رَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ رَ یکبار بخواند و وقت شستن دست چپ یکبار دُعا رَ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ بخواند ویکبار مسح تمام سر کند وقت مسح سر یکبار دُعا رَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ۔ بخواند ویکبار مسح ہر دو گوش کند۔ و وقت مسح یکبار دُعا رَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ بخواند ویکبار مسح گردن کند و وقت مسح گردن یکبار دُعا رَ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ بخواند وسہ بار ہر دو پا ہمراہ شتالنگ بشوید و وقت شستن ہر دو پا یکبار دُعا رَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ۔ بخواند بعدہ وضو ختم کردہ یکبار سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مع کلمۂ شہادت بخواند کلمۂ شہادت اینست اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ بعد ازان

دو رکعت نفل تحیۃ الوضو بخواند باعث ثواب باشد۔ وقت وضو سخنہا دنیاوی مکروہ
است و اسراف بلا ضرورت در وضو نیز ممنوع است

مسائل نواقض وضو بسلسلہ سوال و جواب

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نواقض وضو چنداست ہو المصوب للجواب بحکم کتاب نواقض
وضوء چار اند

(۱) از خارج شدن بول و براز از ہر دو راہ وضو شکستہ میشود۔

(۲) از خارج شدن خون و ریم کہ سیلان کند

(۳) از خفتن بہ پشت یا بہ پہلو یا تکیہ کردہ وضو شکستہ میشود۔

(۴) شراب نوشیدہ مست شود۔ یا از بیماری بے ہوش گردد۔ یا از غایت ضعف یا مجنون
شدہ بے عقل شود درین صورتہا وضو باطل میشود۔ ہمین طور از خندہ قہقہ بالغ نیز وضو
فاسد میگردد۔ در رکوع یا ستادہ یا در سجدہ یا در قاعدہ یا نشستہ خفتہ شود ازین وضو
باطل نمیشود مگر احتیاط در وضو کردن است عالمگیری۔

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خارج شدن ریح از دبر در قانون اسلام ناقض وضو ثابت شدہ دلیل عقلی
برین چہ باشد۔ ہو المصوب للجواب دلیل عقلی برین اینکہ خارج شدن ریح موجب
غفلت و سستی بدن است پس صرف برائے دور کردن غفلت شستن چار اندام در
قانون اسلام شروع گردیدہ تا کہ بحالت بیداری عبادت باریتعالی ادا کردہ شود عبادت
مع غفلت در جناب باریتعالی مقبول نیست

مسائل غسل۔ این را طہارت کبریٰ نیز گویند

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ فرض در غسل چند است ہو المصوب للجواب بحکم کتاب فرائض غسل سہ اند

(۱) مضمضہ یعنی آب در دہن انداختن

(۲) استنشاق یعنی آب در بینی انداختن

(۳) بر تمام بدن ظاہری آب روان کردن و تر ساختن۔

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ سنت در غسل چند است ہو المصوب للجواب بحکم کتاب سنت در غسل
چہار اند۔

(۱) سہ بار دست شستن تا بندہا ہر دو دست۔

(۲) ناپاکی از بدن بدر کردن

(۳) با قاعدہ شرعی وضو کردن

(۴) بہ کل بدن آب سہ بار روان کردن و تر ساختن

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ غسل از کدام چیز لازم میشود ہو المصوب للجواب بحکم کتاب غسل از انزال منی
کردن لازم میشود خواہ از مرد و زن منی خارج شود یا نہ

و ہر گاہ کہ از خواب بیدار شدہ بر بدن یا بر جامہ منی بیند خواہ احتلام یاد باشد یا نہ نیز غسل لازم
میشود

و اگر احتلام یاد باشد و بر بدن یا بر جامہ منی نہ بیند غسل واجب نباشد مگر احتیاط در غسل کردن است
و اگر مرد نزد زن نشستہ بران دست نہد یا بوسہ گیرد و دران حالت شہوت آمدہ مذی بیرون
آید غسل واجب شود و اگر از دست نہادن یا بوسہ گرفتن منی جستہ بشہوت خارج شود
درینحالت ہم غسل واجب میشود

علمار میفرمایند کہ اگر انسان از خواب بیدار شدہ بر بدن یا بر فرش خود تری مذی یافت

از جہت احتیاط غسل واجب میشود۔

وقتیکہ زن از خونِ حیض یا نفاس پاک گردد غسل بر و لازم میشود۔ اقل مدت یعنی کمتر عرصہ حیض سہ روز است واکثر مدت دہ روز است اندرین مدت ہر قسم خون کہ خارج میشود خون حیض شمردہ میشود و در باقی ایام استحاض باشد۔ وقتیکہ آب سفید بیرون شود خون حیض ختم میشود غسل کردہ نماز بخواند

از ولادت مولود تا وقتیکہ خون نفاس جاری میباشد نماز را موقوف کردہ نخواند۔ وقتیکہ خونِ نفاس قطع شود غسل کردہ نماز بخواند۔ اگر خونِ نفاس از چہل روز تجاوز کردہ برابر جاری شود غسل کردہ نماز بخواند زیرا کہ این خونِ استحاض باشد نماز در مدتِ حیض و نفاس ممنوع است۔ وقتیکہ زن از خونِ حیض و نفاس پاک شود۔ بر و قضائے نماز نیست۔ مگر قضائے روزہ لازم باشد۔ در مدتِ حیض و نفاس با زنِ خود ہمبستری کردن حرام ہست۔ و در مدتِ استحاض ہمبستری جائز است۔ بے وضو قرآن شریف بدست گرفتن جائز نیست مگر از بر و یاد خواندن روا ست جنب را بدست گرفتنِ قرآن شریف و خواندنش ہر دو روا نیست و در مسجد رفتن ہم روا نیست و طواف کعبہ شریف نیز روا نباشد۔

مسائلِ تیمم و حقیقت و کیفیتِ آن

چہ میفرمایند علما، دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تیمم در کدام وقت لازم میشود ہو المصوب للجواب بحکم کتاب اگر آب بمقدار دوری یک میل یافتہ نشود یا آب یافتہ میشود مگر از وجہ بیماری استعمال نمیتوان کرد یا مرض زیادہ میشود۔ درینحالت بر خاک تیمم کردہ نماز بخواند۔ ہیچ وقت ناغہ کردن نماز روا نیست

کیفیت تیمم اینکہ اول نیت کند کہ تیمم میکنم برائے دور کردن ناپاکی و روا بودن نماز ہر دو دست بر زمین زدہ بروے خود بمالد و تمام روے خود را در مسح بگیرد دوبارہ ہر دو

دست بر زمین زدہ ہر دو دست را ہمراہ آرنج بیکدیگر بمالد مگر بطورے دست بمالد کہ مقامیکہ در وضو شستہ میشود در مسح کامل گرفتہ شود و اگر انگشتری بر انگشت میباشد او را نیز حرکت دہد و اگر تنگ باشد بیرون کند حکم وضو و غسل و تیمم یکسان است یعنی از ہر یک انسان از ناپاکی پاک میشود۔ بعدہ خواندن نماز و قرآن شریف وغیرہ جائز میگردد تا وقتیکہ آب یافتہ نشود تیمم بحال باشد وقتیکہ آب مع قدرت یافتہ شود تیمم شکستہ میشود۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تیمم از کدام چیزہا باطل میشود ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب از چیزہائیکہ وضو شکستہ میشود از ان تیمم نیز باطل میگردد اگر بدن یا جامہ ناپاک باشد و برائے پاک کردنِ بدن و جامہ آب یافتہ نمیشود برانحالت نماز بخواند و اگر لائقِ سترِ عورت جامہ پیدا میشود تمام جامہ بیرون کردہ از سر نو نماز بخواند یا برہنہ در جائے تاریک ایستادہ یا نشستہ نماز بخواند روا باشد۔ گر ضرورت بود روا باشد + بے ضرورت چنین خطا باشد

مسائلِ اذان و حقیقت و کیفیتِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مقرر شدن اذان در قانونِ اسلام برائے چیست ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مقرر شدن اذان برائے اعلانِ غائبین شدہ کہ دوران اذان شنیدہ بہ نماز حاضر شوند

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اذان سنت زوائد است یا سنت موکدہ ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اذان سنتِ موکدہ است در قانونِ اسلام برائے نمازِ وقتی یا قضا مقرر شدہ است اذان برائے نمازِ نفل و سنت جائز نیست قبل از وقت و بعد از وقت نیز ممنوع است درینصورت دوبارہ خواندن اذان ضروری باشد۔

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر کسے در جنگل تنہا نماز خواند درانحالت اذان خواندن بر و لازم باشد یا نہ ہو المصوب للجواب بحکم کتاب درینحالت اذان خواندن بہتر باشد۔ اگر اذان و اقامت ہر دو خواند و در جہری نماز جہر کند و در اخفار اخفا کند نمازِ او مشابہ بہ نماز جماعت شدہ ثواب

جماعت خواہد یافت

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ وقتیکہ مؤذن اذان خواند سامعان را چہ باید کرد هو المصوب للجواب
بحکم کتاب باید کہ جواب اذان دہند یعنی وقتیکہ مؤذن اَللّٰهُ اَکْبَرُ گوید سامعان نیز اللہ اکبر گویند واگر مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گوید سامعان نیز این کلمات را بر زبان جاری سازند و وقتیکہ مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ گوید سامعان نیز این کلمات شہادت ادا کنند و وقتیکہ مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ گوید سامعان جواب این ہر دو کلمات بہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دہند و در اذان صبح در جواب اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ گویند وقتیکہ مؤذن ختم اذان اللہ اکبر گوید سامعان نیز این تکبیر گویند این فعل مسنون است واگر بعد از ختم اذان این دعا گویند اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ خداوند پاک گناہ اوشان بخشند و شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب خواہد شد۔

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ جوابِ اقامت نیز موجب ثواب باشد یا نہ هو المصوب للجواب بلے بطوریکہ جواب اذان ہست ہمان طور جواب اقامت است مگر در اقامت در جواب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ۔ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا گویند بعد از ختم کردن اذان و اقامت ہر دعائیکہ کند مقبول درگاہ ایزدی خواہد شد۔ اذان شنیدہ برائے نماز در مسجد آہستہ آہستہ باید آمد شتاب خوب نیست۔ برائے شامل شدن جماعت نیز شتابی کردن جائز نیست

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ روز جمعہ اذان ثانی بکدام طرفِ خطیب درست باشد۔ هو المصوب للجواب
بحکم کتاب اذان ثانی یوم جمعہ دست راست و دست چپ و برابر روئے خطیب بہر سہ طور جائز است زیراکہ مقصود از اذان اعلان است۔ رد المحتار ص ۲۸۵

مسائلِ امامت و اقسامِ آن

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ امامت بچند قسم است هو المصوب للجواب بحکم کتاب امامت بر دو نوع است
(۱) امامت صغری یعنی در نماز پیش امام و مقتدای خلق شدن۔
(۲) امامت کبری یعنی سردار و بادشاہ قوم شدن۔ اینجا مسائل امامت صغری بیان کردہ میشود

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مستحق امامت کدام شخص میباشد هو المصوب للجواب شخصیکہ در مقتدیان عالم و فاضل تر باشد و از مسائل علم دین بخوبی واقف بودہ باشد و قرآن شریف هم صحیح میتوان خواند۔ اگر جاہل باشد در نماز مقتدیان خرابی خواہد کرد۔

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر در مذہب و عقیدۂ پیش امام خللے و فتورے باشد۔ در امام بودنش حکم شرع چیست هو المصوب للجواب بحکم شرع امام بودنش مکروہ است

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے از ضروریات دین اسلام منکر شدہ باشد امام بودن او چہ حکم دارد هو المصوب للجواب بحکم کتاب امام کردنش جائز نیست۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بحکم کتاب تعریف فاسق و فاجر چیست؟ هو المصوب للجواب بحکم کتاب کسیکہ مرتکب گناہ کبیرہ میباشد و بر گناہ صغیرہ دوام میکند فاسق و فاجر است۔

چہ میفرمایند علمار دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ امامت فاسق و فاجر چہ حکم دارد ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب امامتِ فاسق و فاجر مع کراہیت جائز است

چہ میفرمایند علمار دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ امامتِ نابالغ چہ حکم دارد صحیح باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب امامتِ نابالغ صحیح نیست

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر کودکِ نابالغ در ماہِ رمضان المبارک امام شدہ تراویح بخواند صحیح باشد یانہ ھوالمصوب للجواب درین مسئلہ علمائے کرام مختلف شدہ اند بعض میگویند جائز است بعض بعدم جواز قائل شدہ اند مگر مختار قول ثانی است یعنی امامت نابالغ بہتر نیست عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام نشستہ نماز خواند و مقتدیان از پسِ او ایستادہ نماز خوانند درینصورت نماز امام و مقتدیانِ او صحیح باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب درینصورت نماز امام و مقتدیان درست است زیراکہ این فعل از جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منقول شدہ است ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام تیمم کردہ نماز خواند و مقتدیان وضو کردہ خوانند درینصورت نماز درست باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب درینصورت نماز امام و مقتدیان صحیح است شامی و درمختار

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ بعد از تمام صفوف مقتدی را تنہا ایستادن چہ حکم دارد ھوالمصوب للجواب

بحکم کتاب تا وقتیکہ صفوف کامل نشدہ باشد و جائے یک تن خالی باشد از صفوف تنہا شدہ خواندن نماز مکروہ و خلاف سنت است و اگر در صفوف جائے نباشد درمیانِ صفوف را تنگ نکنند پس صفوف دو تن شدہ ایستادہ شوند۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ کیفیت ایستادنِ مقتدیان در صفوف چہ طور باشد ھوالمصوب للجواب تمام مقتدیان دوش بدوش گردیدہ برابر ایستادہ شوند درمیان صفوف جائے خالی نماند و پایہا را پیش و پس کردہ صفوف را خالی نکنند برابری صفوف ضروری است رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ در تکمیل و درستی نماز از برابری صفوف است۔

مسائلِ نماز و حقیقت و کیفیتِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در مقبرہ جائز است یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب نماز گذاردن در قبرستان چند صورت میدارد۔

(۱) اینکہ قبور را قبلہ خود گرداند و توجہ بطرفِ اہل قبور نماید این درست نیست

(۲) اینکہ قبور را کندہ ساختہ مسجدے برانہا بنا کند و دران نماز بخواند این نیز مکروہ است

(۳) اینکہ خارج از مقبرہ مسجدے تعمیر کردہ بطوریکہ توجہ بقبور نباید اینطور جائز است۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بنزدیک بزرگان دین برائے فیض و تبرک حاصل کردن مسجد تعمیر کردن روا است یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب جائز و موجب ثواب باشد وَاَمَّا مَنِ اتَّخَذَ مَسْجِدًا فِیْ جِوَارِ رَجُلٍ صَالِحٍ اَوْ صَلّٰی فِیْ مَقْبَرَةٍ وَقَصَدَ الْاِسْتِظْهَارَ بِرُوْحِهٖ اَوْ وُصُوْلِ اَثَرٍ مَا مِنْ عِبَادَتِهٖ اِلَیْهِ لَا لِتَعْظِیْمِ لَهٗ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهٗ فَلَا حَرَجَ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اَنَّ مَرْقَدَ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَ

اَلْحَطِیْمِ ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مَكَانٍ يَتَحَرَّى الْمُصَلِّيْ بِصَلوٰتِهٖ (مرقات)
وَقَالَ شَارِحُ الْمُنْيَةِ فِي الْفَتَاوٰى لَا بَاسَ بِالصَّلوٰةِ فِي الْمَقْبَرَةِ اِذَا كَانَ فِيْهَا مَوْضِعٌ اُعِدَّ لِلصَّلوٰةِ وَلَيْسَ فِيْهِ قَبْرٌ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اکثر مردمان این زمان بعد از فرض جمعہ مبارک چہار رکعت فرض احتیاطی ظہر میخوانند این احتیاطی درین زمانہ میباید یانہ واین طریق در زمانہ صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین جاری بود یانہ هو المصوب للجواب ادار ظہر بعد از فرض جمعہ شریف از علمار سلف منقول نشدہ مگر از فقہار متاخرین ادائے ظہر را احوط نوشتہ اند بسبب اینکہ در تعدد جمعہ در یک شہر بدو جائے یا سہ جائے علمار مختلف شدہ اند ونیز در تعریف مصر اختلاف کردہ اند بہ بعض اقوال اکثر دیار از مصر خارج میشوند۔ بنابرین ادائے ظہر احتیاط است۔ واین منافی فرضیت جمعہ نیست اگرچہ مفتیٰ بہ ہمین است کہ در یک شہر تعددِ جمعہ مبارک درست است پس در فرضیتِ جمعہ درین بلاد شبہے نیست مگر حکم احتیاطی ادار ظہر برائے آن است کہ از اختلاف علمار کرام عہدہ بری شود۔ البتہ اگر بوقتِ ادار ظہر احتیاطی در ادار جمعہ مبارک و فرضیتِ آن شکے پیدا شود درینصورت ظہر ادا نہ سازد واین شک را دفع کند۔ بحر، محیط، درمختار وعالمگیری احتیاطی را معتبر نمیدانند۔ ونیت اینچنین مرقوم کردہ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ صَلوٰةَ اٰخِرِ الظُّهْرِ اَدْرَكْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اُصَلِّ بَعْدُ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مصلی فرض عشار وحدہ نماز وتر بعد از جماعت تراویح رمضان مبارک باجماعت ادا نماید یا تنہا خواند هو المصوب للجواب در تاتارخانیہ از علی ابن احمد منقول ست کہ ہر کہ فرض عشار باجماعت نخواندہ باشد وتر ہم باجماعت ادا نہ سازد وہمچنین در غنیہ وغیرہ مذکور است لیکن کدامے وجہ قوی معتد بہ عدم جواز معلوم نمیشود حتی جواز معلوم میشود

فتاوی عبدالحی صاحب لکھنوی رح

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز فرض۔ واجب۔ سنت فجر وظہر بر ریل گاڑی کہ درین زمانہ شائع گردیدہ درحالت حرکت ورفتار گاڑی بلا عذر جائز است یانہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب جملہ نماز ہا در ریل گاڑی درحالت حرکت ورفتار بلا عذر جائز است حسب روایات فقہیہ کذا فی فتاوی مولانا عبدالحی الکھنوی ص ۱۲۹

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر در مسجدِ محلہ نمازِ جمعہ میشود درین صورت نمازیانِ محلہ را بجامع مسجدِ دیگر برائے نماز جمعہ رفتن درست باشد یانہ هو المصوب للجواب مکروہ است زیراکہ درین صورت تقلیلِ جماعتِ مسجدِ محلہ لازم میشود واین باعثِ خرابی مسجد باشد البتہ اگر امامِ جامع مسجدِ دگر از امامِ مسجدِ محلہ عالم وفاضل وتقوی دارتر باشد یا قاری وصالح وماذون وبزرگ باشد درینصورت بجامع مسجدِ دگر بغرضِ فیض وتبرک حاصل کردن روا باشد۔ شامی۔

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در مسجد رافضیان اہل سنت والجماعت را جائز است یانہ وحکم مسجدِ اہلِ رفض مثل مسجد اہل سنت است یانہ هو المصوب للجواب در مسجد رافضیان نماز خواندن برائے اہل سنت والجماعت جائز است وحکم مسجدِ اہلِ رفض مثلِ حکمِ مسجدِ اہلِ سنت است۔
فتاوی مولانا عبدالحی رحمہ اللہ ص ۱۳۷

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در کشتی روان چہ حکم دارد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب جائز است بہر طرفیکہ متوجہ باشد۔ واگر کشتی استادہ باشد رو بقبلہ کردہ نماز خواند۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز گذاردن در حالتِ حرکتِ ریل وکشتی نشستہ جائز است یا بقیام
هو المصوب للجواب نماز در حالتِ حرکتِ ریل وکشتی اگر بقیام ممکن نباشد بضرورت بقعود
بلاشک جائز است۔ فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علماء دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در خواندن نماز جلدی وشتابی کردن جائز است یا نہ هو المصوب للجواب
بحکم کتاب اگر در نماز فرض۔ واجب، سنت، مستحب، تمام ادا کردہ شود درینصورت نماز درست
باشد مگر تاہم جلدی کردن در نماز مکروہ است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ کیفیت نماز وحقیقت شروع کردنش چہ طور باشد هو المصوب للجواب
وقتیکہ اقامت شروع کردہ شود بوقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ امام استادہ ودر دل خود توجہ بخداوند
پاک کردہ نیت کند وبوقت قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ہر دو دست تا بنا گوش بلند کردہ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ گفتہ شروع کند ومقتدیان بعد از امام اَللّٰهُ اَکْبَرُ گفتہ بامام خود اقتدار
سازند۔ وزن تا کتف ہر دو دست بلند کردہ دست راست بہ دست چپ نہادہ۔ مرد زیر ناف
وزن بر سینہ نہد۔ این مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رح است وبر مذہب دیگر امامان صاحبان
مرد نیز بر سینہ دست نہادہ نماز خواند وَسُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ در ابتداء ہر نماز خواند خواہ امام باشد
یا مقتدی، اگر امام بودہ باشد در رکعت دویم تعوذ وتسمیہ ہر دو پوشیدہ خواندہ نماز ادا
کند ودر دوم رکعت مقتدی را خواندن تعوذ وتسمیہ جائز نیست ہمچنین منفرد را
خواندن تعوذ در رکعت دوم جائز نیست مگر تسمیہ پوشیدہ خواندہ باشد
وقتیکہ امام اَلْحَمْدُ شریف ختم کند مطابق مذہب امام اعظم رحمہ اللہ تمام مقتدیان پوشیدہ
آمین خوانند۔ جہر جائز نیست چراکہ از نصوص قطعی خلاف واقع میشود۔ در حدیث شریف
آمدہ کہ قرارت امام قرارت مقتدی است درینصورت اگر مقتدی نیز قرارت اَلْحَمْدُ شریف

در یک رکعت دو الحمد شریف جمع میشوند واین بشرع نیست لہذا مقتدی بر الحمد شریف امامِ خود
اکتفا کردہ قرارتِ امامِ خود شنیدہ خاموش ایستادہ باشد تا کہ از فرمان رب العزت اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ خلاف واقع نشود۔ چون امام قرات ختم کردہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
گفتہ برکوع رود مقتدیان نیز متابعتِ او کردہ برکوع روند وانگشتہائے ہر دو دست را کشادہ بر زانو
نہادہ مضبوط بگیرند وہر دو دست را برابر داشتہ مانندِ زہ کمان سازند ولپشت وسرین ہموار برابر
کردہ باشند۔ سر از سرین زیر وبالا نباید کرد ودر رکوع سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ سہ بار یا پنج بار
یا ہفت بار بخوانند بعدہ بعد از خاستن امام تمام مقتدیان نیز سرہا برآوردہ بغیر تکیہ راست ایستادہ
شوند یعنی قومہ کامل کردہ باشند وامام بروقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ راست ایستادہ شدہ
بسجدہ رود ومقتدیان نیز رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ گفتہ بسجدہ روند۔ بر مذہب امام اعظم رحمہ اللہ بر منفرد
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ورَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہر دو خواندن لازم است مگر صاحبان رحمہما امام را
نیز خواندن ہر دو لازم میدارند اول امام اللہ اکبر گفتہ بسجدہ رود مقتدیان از پسِ امام اَللّٰهُ
اَکْبَرُ پوشیدہ خواندہ بسجدہ روند اول بر زمین زانو نہادہ انگشتِ ہر دو دست بسوی قبلہ
برابر کردہ درمیانِ ہر دو گوش نہد وبازو را از زیر بغل وشکم را از ران مرد دور دارد وزن پیوست
دارد۔ در سجدہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سہ بار یا پنج بار یا ہفت بار خواندہ اول امام بعدہ جملہ
مقتدیان اَللّٰهُ اَکْبَرُ گفتہ از سجدہ سر برآوردہ باطمینان جلسہ کردہ این دعا در جلسہ
گویند اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ واگر کلمات مذکورہ نتوانند
ہم باکے نیست۔ بر مذہب امام ابو حنیفہ خصوصًا در نمازِ نفل ہر قسم دعا موجبِ ثواب است باز
امام اَللّٰهُ اَکْبَرُ گفتہ مقتدیان بمتابعت او نیز اَللّٰهُ اَکْبَرُ گفتہ بسجدہ روند۔ در سجدۂ دوم نیز سہ بار
یا پنج بار یا ہفت بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی خوانند بعدہ امام بمعہ مقتدیان خود اَللّٰهُ اَکْبَرُ
گفتہ برائے رکعتِ دویم ایستادہ شود ومثل سجدۂ رکعت اول ہر دو زانو از زمین بغیر تکیہ
کردہ برداشتہ برائے رکعتِ ثانی ایستادہ شود رکعت دوم ختم کردہ پائے راست را

نصب کردہ انگشتہائے پائے راست را بطرف قبلہ متوجہ کند و پائے چپ را فرش نمودہ بران نشیند و انگشتہائے ہر دو دست را بطرف قبلہ برابر کردہ بہر دو زانو نہادہ اَلتَّحِیَّاتُ شروع کند بر مقامِ شہادت توحید رسیدہ بشرطِ معلومیتِ کیفیت اشارہ بانگشتِ سبابہ کردہ باشد واگر کیفیتِ اشارہ معلوم نباشد پس اشارہ نکند اگر نماز دوگانہ باشد بعد از درود شریف و دعائے التحیات ہر دو طرف سلام گردانیدہ نماز را ختم کند۔ اگر تنہا مصلی باشد پس در وقتِ سلام گردانیدن در دلِ خود نیتِ فرشتگانِ ہر دو طرف کردہ باشد واگر امام باشد نیت فرشتگان وجملہ مقتدیان کند واگر مقتدی باشد نیتِ امام ومقتدیان وفرشتگان ہر دو طرف کردہ باشد واگر نمازِ سہ گانہ یا چارگانہ باشد دران نیز در سلام گردانیدن ہمین طور نیات ملحوظ دارند۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نشستن مرد برائے التحیات از تقریرِ سابق معلوم شد مگر کیفیتِ نشستنِ زن معلوم نشد کیفیت آن چہ طور باشد هو المصوب للجواب۔ کیفیتِ نشستنِ زن برائے التحیات اینکہ ہر دو پائے خود را از جانب راست خارج کردہ بہ سُرین چپ نشیند اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی باشد بعد از دو رکعت التحیات خواندہ ایستادہ شود۔ در نمازِ سہ رکعتی بطرفِ رکعتِ سوم و در چہار رکعتی برائے رکعتِ چہارم قائم شدہ صرف الحمد شریف خواندہ رکوع وسجدہ کند بعد ازان درود شریف و دعائے التحیات خواندہ در سلام نیتِ مذکور کند ومصلی را میباید کہ در نماز راست استادہ باشد بطوریکہ بار برہر دو پائے باشد وانگشتہائے پا نہ زیادہ کشادہ و نہ زیادہ پیوست کند۔ نظر بجائے سجدہ باید کرد۔ زیر وبالا چپ وراست نظر نکند باعثِ خرابی حضورِ دل باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ متابعتِ امام مقتدی را در کدام کدام حالت ضروری باشد هو المصوب للجواب۔

در ہر حالت متابعتِ امام لازمی است مقتدی در رکوع وقومہ وجلسہ وغیرہ از امامِ خود شتابی نکند گناہ عظیم ست۔

در حدیث شریف آمدہ کسیکہ از امام در نماز جلدی کند روزِ قیامت سرش مثلِ سرِ خر باشد شتابی کنندہ از امام در نماز از دزدانِ خدا تعالی شمردہ میشود۔ نمازی را باید کہ در نمازِ خود بحضور قلب توجہ بخدا تعالی کردہ خیالاتِ فاسدہ را در دلِ خود جائے نہ دہد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از ختم کردن نماز برائے ثوابِ آخرت چہ میباید کرد هو المصوب للجواب۔ بعد از اتمام نماز یکبار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ مبارک وسی وسہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وسی وسہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وسی وچہار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ خواندن فضیلت وثواب بسیار میدارد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام در رکوع باشد درینحالت مقتدی را چہ باید کرد هو المصوب للجواب۔ درینحالت نیت اقتدائے امام کردہ اللہ اکبر گفتہ مع امام در نماز شریک شود دوبارہ اللہ اکبر گفتہ برکوع رود واگر استادہ یکبار اللہ اکبر گفتہ برکوع رود در نمازِ امام شریک شدہ نمازش صحیح شد زیرا کہ فرض تکبیر اولی ادا کردہ شد مگر بقولِ بعض علمائے کرام تا وقتیکہ دوبارہ تکبیر نگوید نمازش درست نباشد لیکن اصح قول اول است اگر قریب رکوع پست شدہ اللہ اکبر گوید ونیت کند نمازش درست نخواہد شد چرا کہ درینصورت فرض قیام ترک کردہ شد وآن رکن نماز است رکن داخل شی وموقوف علیہ شی را گویند وشرط شی خارج شی وموقوف علیہ شی را گویند مثل وضو کہ خارج نماز وشرط نماز است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر فرض نماز قضا شود ووقتِ نمازِ دیگر آید یا وتر قضا شود ووقتِ نمازِ فجر داخل شود۔ درینصورت نمازی را چہ باید کرد قضا خواند یا ادائے وقتی هو المصوب للجواب مصلی را باید کہ اول نمازِ قضا خواند بعد ازان نمازِ وقتی ادا کند اگر صاحب ترتیب باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر کم از چار یا پنج نماز قضا شود در وقتِ قضا خواند بچہ کیفیت خواند هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب اینچنین شخص را صاحب ترتیب گویند او را باید کہ قضا بہ ترتیب خواند و حقِ او خلافِ ترتیب روا نیست

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ باوجود یاد داشت نمازہائے قضا صاحب ترتیب نماز وقتی ادا کند و قضا را ترک سازد درینصورت نمازش درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب. درینصورت نمازِ وقتی صحیح نباشد ازینوجہ کہ درینصورت خلافِ ترتیب واقع میشود و صاحبِ ترتیب را اول خواندنِ قضا لازم است۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نماز قضا یاد باشد مگر وقت تنگ باشد قضا و وقتی ہر دو دران خواندہ نمیشوند درینصورت چہ باید کرد هو المصوب للجواب باید کہ اول نمازِ وقتی ادا کند بعد ازان قضا خواند و درینصورت بوجہ ضرورت ترتیب ساقط شد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نمازِ قضا فراموش کردہ نمازِ وقتی خواند درینصورت نمازِ وقتی جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب درینصورت نمازِ وقتی جائز باشد چرا کہ فراموشی ہم ضرورت است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر زیادہ از شش نماز قضا شوند درینصورت ترتیب بحال ماند یا نہ هو المصوب للجواب درینصورت ترتیب ساقط شد در تقدیم و تاخیر مخیر است وقتیکہ این شش نمازہا را قضا کند باز صاحبِ ترتیب خواہد گردید۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نماز در چند صورتہا فاسد میشود هو المصوب للجواب بحکم کتاب مفسدات نماز ہژدہ اند

(۱) در نماز سخن کردن خواہ قصداً باشد یا بغیر قصد۔ کم باشد یا زیادہ۔

(۲) بہ سلام کردن و بجواب دادن سلام۔

(۳) بخوردن

(۴) بہ نوشیدن۔

(۵) از وجہ درد و تکلیف بآواز بلند گریہ کردن۔

(۶) بآہ و فغان کردن۔

(۷) در نماز اُح اُح کردن

(۸) کنندہ عطسہ را جواب بہ یَرْحَمُكَ اللهُ دادن۔

(۹) از شنیدن خبر خوشی و خبر غم جواب بہ سُبْحَانَ اللهِ یا بہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ دادن

(۱۰) در نماز قرآن بغلطی فاحشہ خواندن بطورے کہ در معنی کلام اللہ قصورے واقع شود

(۱۱) در نماز سوائے امام خود بغلطی دگر را فتح دادن۔

(۱۲) فراموش شدہ سوا از مقتدی خود از شخص دیگر غلطی خود را در نماز صحیح کردن

(۱۳) بر ناپاکی سجدہ کردن۔

(۱۴) خلاف قبلہ بسوئے دگر متوجہ شدن۔ و نماز گذاردن۔

(۱۵) در نماز بغیر از عذر شرعی فرض ترک کردن۔

(۱۶) در سجدہ ہر دو پائے خود را از زمین برداشتن۔

(۱۷) در نماز تکیہ کردہ قرآن خواندن۔

(۱۸) در نماز از امامِ خود پیشِ رفتہ ایستادہ شدن۔ درینجملہ صورتہائے مذکورہ نماز فاسد میشود

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ تعریف عمل کثیرہ چیست هوالمصوب للجواب عمل کثیرہ آن کاریکہ بہردو دست کردہ میشود نمازی آنرا بہردو دست کند یا بہ یکدست کند ازین نیز نماز باطل میشود وعمل قلیل خلاف اینست بعض علماء گفتہ کہ عمل کثیر آنکہ در نظر نمازی کثیرے نماید خواہ آن کثیر باشد یا نہ وعمل قلیل خلاف این ست

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ از خندۂ مصلی نماز باطل میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب از خندۂ قہقہۂ بالغ نماز ووضو ہردو باطل میشوند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خندہ بچند نوع است هوالمصوب للجواب بحکم کتاب خندہ بسہ قسم است

(۱) تبسم (۲) ضحک (۳) قہقہہ

تعریف تبسم اینکہ بطورے خندد کہ دندان ظاہر شوند مگر آواز خارج نشود وضحک اینکہ دندان ظاہر گردیدہ آواز نیز خارج شود۔ نمازی خود شنود وہمسایہ نشنود وقہقہہ آنکہ دہن کشادہ کردہ بآواز بلند خندد وہمسایۂ خود نیز آگاہ سازد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مصلی در نماز قصداً ریح خارج کند یا از بدنِ خود خون خارج سازد درینصورت نمازش فاسد میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب درین ہردو صورت نمازش باطل میشود باز باید خواند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مصلی در نمازِ خود از بدن خارش دفع کند نمازش فاسد میشود یا نہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب بدو مرتبہ نماز مکروہ میشود وبسہ بار باطل میگردد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در قانون شریعت مکروہات نماز چند است هوالمصوب للجواب مکروہات در نماز بسیارند مگر اینجا قدرے ضروری بیان کردہ میشود۔

(۱) از ترک واجبات نماز مکروہ تحریمی میشود

(۲) از ترک کردن سنتِ مؤکدہ نیز نماز مکروہ تحریمی میشود درین ہردو صورت نماز را دوبارہ باید خواند واز ترک کردن مستحبات در ثواب نماز کمی واقع میشود مگر نماز صحیح میماند۔

(۳) در نماز لہو ولعب کردن مکروہ است

(۴) در نماز از پیشانی خود خاک پاک کردن مکروہ است۔

(۵) بغرض احتراز از خاک جامہ گستردن مکروہ است

(۶) جامہ بدوش انداختہ ہردو اطراف جامہ را آویزان کردن نیز مکروہ است

(۷) آستین جامہ آویختہ نماز خواندن مکروہ است۔

(۸) برہنہ سر نماز خواندن بخیال تکبر نیز مکروہ است واگر بخیال خشوع وخضوع باشد مکروہ نیست

(۹) موی سر را یکجا جمع کردہ نماز خواندن مکروہ است

(۱۰) از جائے سجدہ خاک وسنگریزہ وغیرہ دور کردن مکروہ است اگر سجدہ ممکن نبود یکبار یا دو بار دور کردن جائز است۔

(۱۱) در نماز از انگشتہائے خود آواز خارج کردن مکروہ است۔

(۱۲) راست وچپ نظر کردن بغیر از میلان دادن گردن مکروہ است ومع میلان نماز فاسد میگردد

(۱۳) در وقت سجدہ کردن شکم باران وغیرہ اعضا پیوست کردن مکروہ است۔

(۱۴) مرد را مع سرخ وابریشمی وزرد جامہ نماز گذاردن مکروہ است۔

(۱۵) بر جامہ کہ تصویر جاندار جانور بودہ باشد مع آن نماز گذاردن مکروہ است۔

(۱۶) پیش نمازی رفتن گناہ عظیم است نمازی را باید کہ بر گذرگاہ خلق نماز نخواند بلکہ یکچوب برابر گز شرعی یا برابر دو خشت ایستادہ کردہ نماز خواند این را سترہ گویند

وقتیکہ غلبۂ گرسنگی یا تشنگی بود و طعام تیار باشد و وقتِ نماز فراخ بود۔ یا غلبۂ بول وبراز شود۔ درینصورتہائے مذکورہ نماز گذاردن ہم مکروہ است۔ از ضروریات انسانی فارغ شدہ بخاطر جمع نماز باید خواند واگر در نماز کراہیت پیدا شود از سرِ نو خواندن بہتر باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر نمازی در نماز قوت ایستادن ندارد درینصورت چہ طور نماز خواند ھو المصوب للجواب درینصورت نشستہ مع رکوع وسجدہ نماز خواند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر طاقت رکوع وسجدہ ہم ندارد باز چہ باید کرد ھو المصوب للجواب برائے رکوع وسجدہ اشارت کنند مگر برائے رکوع اندکے سرپست سازد وجہت سجدہ ازان زیادہ تر سرپست کردہ نماز بخواند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر طاقتِ نشستن ہم ندارد درین صورت چہ باید کرد ھو المصوب للجواب درینصورت بہ پشت افتادہ ہر دو پائے خود را بسوئے قبلہ متوجہ کردہ نماز خواند یا رو بقبلہ شدہ نماز خواند صورتِ اول نزدیک علمار کرام افضل است چراکہ درانصورت ہمہ اعضائے انسانی بقبلہ برابر میشوند بخلاف صورت ثانی کہ درین صرف رو متوجہ بقبلہ میشود۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر بیماری بحدے رسد کہ برائے رکوع وسجدہ اشارت ہم نتوان کرد ونہ بقیام وقعود طاقت دارد درینصورت چہ باید کرد ھو المصوب للجواب درینحالت ضرورتِ نماز موقوف کردہ وقتیکہ بقیام وقعود واشارت قادر شود نماز خواند۔ نماز در ہیچ وقت معاف نمیشود۔ البتہ اگر انسان کودک یا مجنون مسلوب العقل باشد درینصورت نماز ساقط میشود بعض علمار کرام گفتہ کہ اگر نمازی بہ افعال مذکورہ قوت ندارد در دل نیت نماز کردہ بہ اشارتِ

مژگان سجدہ ورکوع کردہ نماز گذارد چراکہ ترک کردن نماز گناہ عظیم است

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر انسان سہ منزل یا زیادہ از سہ منزل سفر اختیار کند واز آبادی شہر خود بیرون شود اورا چہ باید کرد ھو المصوب للجواب بحکم کتاب او مسافر است نماز سفرانہ باید خواند صرف در رُباعی نماز دو رکعت لازم باشد در نماز فجر ومغرب قصر لازم نیست۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام مسافر باشد ومقتدیان مقیم باشند درینصورت نماز بچہ صورت باید خواند ھو المصوب للجواب درینصورت امام قصر کند ومقتدیانِ او باقیماندہ دو رکعتہائے خود خواندہ نماز تمام کنند درینصورت امام را مستحب است کہ قبل از شروع نماز مقتدیان خود را آگاہ کردہ گوید کہ من مسافر ہستم شما نمازِ خود را مکمل سازید

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر بخانۂ خود آید قصر کند یا نہ ھو المصوب للجواب مسافر چون بخانہ خود رسد قصر نکند چار رکعت پورہ خواند برسیدن خانہ حکم سفر ساقط شد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر در حالتِ سفر نماز قضا کند وقتیکہ بخانۂ خود آید آن نماز را قصر کردہ خواند یا تمام کند ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مذکورہ دو رکعت قضا باید خواند چراکہ در سفر بسبب سفر دو دو رکعت فرض شدہ بودند

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر کسے در خانۂ خود نماز قضا کند در حالتِ سفر آن نماز را بطریقہ قصر خواند یا اتمام کند ھو المصوب للجواب بحکم کتاب بر چہار رکعت لازم است زیراکہ در خانہ بر چہار رکعت فرض شدہ بودند۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر در شہرے یا در دہے نیتِ اقامتِ پانزدہ روز کند در حقِ او حکمِ کتاب چیست مسافر باشد یا مقیم هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب او مقیم است خواندنِ چہار رکعت بر و فرض باشد۔ قصر نکند و قتیکہ ازان شہر یا قریہ مسافر شود باز بر و قصر لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر امام مقیم باشد و مقتدیان مسافران باشند درینصورت چہ باید کرد هو المصوب للجواب درینصورت مسافر را باید کہ چہار رکعت نماز خواند زیراکہ بسببِ اقتدار بہ مقیم در حقِ او چہار رکعت لازم شدند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر بوجہِ لاعلمی در حالتِ سفر چہار رکعت پورہ خواند و قصر نکند در حقِ او حکمِ کتاب چیست هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب او گنہگار شد مگر از فریضۂ نماز بری ذمہ گردید

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر مسافر بوجہ لاعلمی قعدۂ اولیٰ را ترک کردہ بر رکعتِ سویم قیام کند نمازش صحیح باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب قعدہ اولیٰ در حقِ مسافر فرض است و بہ ترک کردن فرض نمازش درست نباشد باز باید خواند

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ از سہ منزل راہ رفتن حکمِ سفر لازم میشود مگر این معلوم نشد کہ در سفر کدام نوع رفتار معتبر است هو المصوب للجواب رفتار پیادہ و رفتار شتر اوسط درجہ معتبر است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے در ریل یا در کشتی روان نشستہ در یک ساعت سہ منزل راہ طے کند در حقِ او بحکمِ کتاب قصر لازم باشد یا اتمام۔ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب او مسافر است

بر و قصر لازم باشد۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در یک مسجد جماعتِ ثانی درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است بقولِ بعضِ علما جماعت ثانی مکروہ است و بقولِ بعض مطلقاً جائز است مفتی بہ و صحیح اینکہ اگر جماعتِ ثانی بہ تبدیلِ ہیئتِ جماعت اول کردہ شود بلاکراہیت درست باشد و تبدیل جماعتِ اول بہ تبدیل محراب حاصل میشود پس لازم کہ جماعتِ دوم در جائے کردہ شود کہ دران جماعت اولی نشدہ باشد عن ابی یوسفؒ انہ اذا لم تکن الجماعۃ الثانیۃ علی ھیئۃ الاولی لاتکرہ وھو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الھیئۃ - شامی

مسائل تہجد وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نمازِ تہجد فرض است یا سنت و بچند رکعت مشتمل باشد و طریقۂ خواندنش چگونہ باشد هو المصوب للجواب نمازِ تہجد بران حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض کردہ شدہ بود۔ و بر اُمتِ مرحومہ سنت یا نفل ماندہ در نیم شب نمازِ تہجد خواندن طریقہ و عادت بزرگان و صالحان است۔ فضائل و فوائد آن در آیات قرآنی و احادیث نبوی بسیار آمدہ بشمار و تعداد رکعات تہجد دوازدہ ثابت شدہ است۔

وطریقۂ خواندنش نزدیکِ حضراتِ خواجگانِ سلاسل عالیہ چشتیہ و قادریہ اینکہ بعد از فاتحہ در رکعتِ اول اٰیۃُ الکُرسِی تا خٰلِدُوْنَ یکبار و در رکعتِ دویم آیت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ تا آخرِ سورت خواندہ باقیماندہ دہ رکعات بر سورۂ اخلاص خوانند و در ہر رکعت یک یکبار سورۂ اخلاص زیادہ کردہ باشند تاکہ در دہم رکعت سورۂ اخلاص دہ بار پورہ کردہ شود۔ در نزدیکِ حضراتِ نقشبند در دہم رکعت سورہ اخلاص دہ بار و در نہم نہ بار و در ہشتم رکعت

ہشت بار علی ہذا القیاس یک یک بار کم کرده تا که در رکعتِ اول یکبار خوانده شود. نماز تہجد به نیتِ دو دو رکعات وشش سلام خواندن بہتر است۔ قبل از طلوع صبح صادق خوانده میشود بعد از طلوع صبح صادق خواندنش ممنوع است۔

مسائلِ نماز اوابین وکیفیتِ خواندنِ آن

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که صلوة اوابین مشتمل بر چند رکعات باشد وکیفیت خواندنش چیست هو المصوب

الجواب۔ صلوة اوابین بحکم احادیث نبوی از شش رکعات تا بیست رکعات ثابت است بعد از مغرب به نیت دو رکعت خوانده میشود و در هر رکعت بعد از فاتحه سه بار سورهٔ اخلاص خوانده میشود

مسائلِ صلوةِ حفظ الایمان وکیفیتِ خواندنِ آن

چه میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئله که نمازِ حفظ الایمان چند رکعات باشد وکیفیت خواندنش چیست هو المصوب

الجواب نمازِ حفظ الایمان صرف دو رکعت است در رکعتِ اول بعد از فاتحه شریف هفت بار سورهٔ اخلاص ویکبار سورهٔ فلق ودر دوم رکعت هفت بار سورهٔ اخلاص ویکبار سورهٔ ناس بعد از اوابین خوانده میشود۔ این هر دو نمازها بعد از مغرب معمول وطریقهٔ صالحان وبزرگان دین است ثواب وفضیلتِ بسیار وبیحد میدارند۔

مسائلِ صلوة العاشقین وکیفیتِ خواندنِ آن

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که نماز عاشقین بچند رکعات مشتمل باشد وکیفیت خواندنش چگونه باشد هو المصوب

الجواب نماز عاشقین چهار رکعات است در رکعتِ اول بعد از فاتحه شریف صدبار یَا اَللّٰهُ اسم ذات ودر دویم رکعت صدبار یَا رَحْمٰنُ ودر رکعت سویم صدبار یَا رَحِیْمُ ودر چهارم

رکعت صد بار درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ خوانند بعد از فارغ شدن این نماز دعاءِ مندرجه ذیل معمول دارند اَللّٰهُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ حُضُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ نِعْمَتَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ شَوْقَنَا وَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ عَمَلَنَا يَا مَوْلَانَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

خواندن این نماز در وقتِ عشار یا در حصه از شب طریقه وعادتِ اهل اسلام وبزرگانِ دین است ثواب وفضیلتِ بسیار وبیحد دارد وبرائے حفاظتِ ایمان در دارین نسخهٔ مجرب ومفید ثابت شده است

مسائلِ نمازِ تسبیح وکیفیتِ خواندنِ آن

چه میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئله که نمازِ تسبیح بچند رکعت مشتمل ست وکیفیتِ خواندنش چه طور باشد هو المصوب

الجواب۔ نمازِ تسبیح حضرت رسولِ مقبول صلے الله علیه وسلم عم خود حضرتِ عباس رضی الله عنه را تلقین فرموده بودند فضائل وفوائدِ آن در احادیث بسیار آمده وبخواندنش صغیره وکبیره ظاهری وباطنی ماتقدم وماتاخر جمله گناهان معاف میشوند

وطریقهٔ خواندنش اینکه نمازِ تسبیح چهار رکعات اند بعد از فاتحه در رکعتِ اول سورهٔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ودر رکعتِ دوم سورهٔ وَالْعَصْرِ ودر رکعتِ سویم سوره الكَافِرُوْنَ ودر رکعتِ چهارم سورهٔ اِخلاص ودر هر چهار رکعت در حالتِ قیام پانزده پانزده بار کلمه تمجید ودر رکوع وقومه وسجده وجلسه ده ده بار خوانده میشود واین نماز به سه صد تسبیح مشتمل است از ینوجه این را نمازِ تسبیح نامند ودر شبِ جمعه مبارک یار در جمعه شریف خواندنش افضل وبهتر ثابت شده است

مسائلِ نمازِ اشراق ونمازِ چاشت وکیفیتِ خواندنِ آنها

چه میفرمایند علمارِ دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که نمازِ اشراق وچاشت بچند رکعت مشتمل باشد وطریقهٔ خواندن آنها چه باشد

هو المصوب للجواب نمازِ اشراق و نمازِ چاشت هر دو بحکمِ احادیث نبوی از چهار رکعات تا دوازده رکعات ثابت اند و در هر رکعت بعد از فاتحه سه بار سوره اخلاص خوانده میشود و بعد از طلوع آفتاب خواندنِ این هر دو نماز طریقهٔ بزرگان است فضیلت و ثواب بسیار و بحد میدارند آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده که به پابندی خوانندهٔ نماز اشراق و چاشت هرگز مفلس نخواهد شد

مسائل نمازِ کسوف و خسوف و کیفیت خواندنِ آنها

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرعِ متین

درین مسئله که نمازِ کسوف و خسوف بچند رکعات مشتمل باشد و کیفیت خواندنِ آنها چگونه باشد هو المصوب للجواب نمازِ کسوف و خسوف دو رکعت با جماعت بعد از طلوع آفتاب خوانده میشود. جهر و خطبه درین ممنوع است. خواندن نماز خسوف به انفراد اولی و بهتر است کسوف سیاه شدنِ آفتاب و خسوف سیاه شدنِ مهتاب را گویند

مسائل نمازِ استسقا و کیفیتِ خواندنِ آن

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که نمازِ استسقا بچند رکعات مشتمل باشد و بچه کیفیت خوانده میشود هو المصوب للجواب نمازِ استسقا دو رکعت است نزدیکِ حضرتِ امام اعظم ابوحنیفه رح بانفراد خوانده میشود و نزدیکِ امامان دگر با جماعت خواندنش هم ثابت شده است. بعد از نماز دعا برائے باریدن باران مسنون است

مسائل نماز جنازه و کیفیت خواندن آن

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که نماز جنازه بچند رکعات مشتمل باشد و کیفیت خواندنش چگونه باشد هو المصوب للجواب نماز جنازه صرف بچهار تکبیرات فریضه و ثنا رخدا و دعا رمیت و درود رسول م مشهوره مشتمل است با جماعت خوانده میشود و حقدارِ امامتِ نماز جنازه بادشاه وقت یا نائبِ او

یا قاضی حکومت میباشد. ولی مرده و امامِ محله نیز مستحق اند و نمازِ جنازه فرض کفایه است در نمازِ جنازه رکوع و سجده و قعده و خواندنِ فاتحه شریف وغیره ممنوع است

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرعِ متین

درین مسئله که اگر بر دو جنازه یا به اکثر از دو نماز جنازه خواندن منظور شود بچه طور خوانده شود هو المصوب للجواب بحکم کتاب هر دو جنازه بیک نیت ادا کرده شوند و اگر جدا جدا خواندن منظور بار شد پس درینصورت از تعین و امتیاز لابدی باشد کما قال فی ردالمحتار ص۴۳۹ فان اراد الصلوة علی جنازتین او اکثرهما نواهما الخ

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که اگر مقتدی جاهل و بعلم باشد صرف نیت اقتدا ر امام کرده نماز جنازه خواند نمازش جائز باشد یا نه هو المصوب للجواب بلاشک و شبهه نمازش جائز است کما قال فی ردالمختار ص۴۴۵ ولو قال المقتدی اقتدیت بهذا الامام یجوز

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که در نماز جنازه کدام چیز رکن و فرض است و کدام سنت هو المصوب للجواب در نمازِ جنازه تکبیراتِ اربعه فرض و باقی دعا و ثنا و صلوة بر نبی صلی الله علیه وسلم سنت است

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که اگر شخصے بے علم صرف تکبیراتِ اربعه از پسِ امام خوانده دعا و ثنا و درود نخواند درینصورت نمازش روا باشد یا نه هو المصوب للجواب بلاشک و شبهه نمازش درست باشد کما فی البرجندی وهذه التکبیرات الاربع ارکان نص علیه فی المضمرات فلا حتی اذا کبر اربع تکبیرات ثم سلم ولم یدع جاز صلوته

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر مرده از نصفِ حصه کم باشد و دران سرهم نمانده باشد درینصورت بر و نماز

خواندن درست باشد یا نه هو المصوب للجواب درصورتِ مذکوره نمازِ جنازه درست نیست
واگر صرف سر مانده باشد یا علاوهٔ سر باقی کل لاش باقی مانده باشد۔ درینصورت هم نمازِ جنازه
درست نیست۔ در ایضاح آورده تا وقتیکه اکثر حصهٔ مرده موجود نباشد بر بعضِ حصه اش نماز
جنازه نخوانند

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که اگر دعا معروفِ نمازِ جنازه یاد نباشد پس درینصورت کدام دعا خوانده میشود
هو المصوب للجواب درینصورت دعائے تشهدِ نماز خوانده باشند بلکه هر دعائیکه خوانده شود
جائز باشد۔ عنایه

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرع متین

درین مسئله که بعض علما بعد از تمام کردن نمازِ جنازه دعا مکروه میگویند این درست است
یا نه هو المصوب للجواب۔ به قول حضرت ابی بکر بن حامد ره دعا بعد از نمازِ جنازه مکروه است
لیکن بقول حضرت محمد بن فضل مکروه نیست مختار و مفتی به همین است۔ برجندی

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که امام در سلام نمازِ جنازه بهر دو طرف جهر کند یا بیک طرف هو المصوب
للجواب امام در سلام نمازِ جنازه صرف بیک طرف جهر کند کما قال فی حسب المفتیین
الامام اذا سلم فانه یجهر بالتسلیمتین جمیعًا بخلاف صلوة الجنازه فانه
یجهر بتسلیمة واحدة۔ شامی

چه میفرمایند علما دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر مرده بغیر نماز دفن کرده شود۔ درینصورت نماز بر قبرش ضروری باشد یا نه
هو المصوب للجواب۔ درینصورت بر قبر مرده تا سه یوم نمازِ جنازه خواندن جائز و لازم است
بعد از سه روز ساقط میشود۔ هدایه۔

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که نمازِ جنازه در مسجدِ جماعت خواندن جائز است یا نه هو المصوب للجواب
بحکمِ کتاب در مساجدِ جماعت نمازِ جنازه بلا ضرورت مکروه است مگر مسجدیکه برائے نمازِ جنازه
ساخته شده باشد دران نمازِ جنازه خواندن بالاتفاق جائز است۔ بهر حال خواندن نمازِ
جنازه در مساجدِ جماعت بر سه صورت است

(۱) اینکه مرده در مسجد نهاده شود و امام مع قوم در مسجد صفوف ساخته نمازِ جنازه خواند این
بالاتفاق علمائے کرام مکروه است

(۲) آنکه جنازه خارج از مسجد نهاده شود و امام و بعضِ قوم در مسجد باشند درینصورت نمازِ
جنازه اجماعًا درست است

(۳) آنکه جنازه در مسجد نهاده شود و امام مع کل مقتدیان خارج مسجد باشد درینصورت
اختلاف است۔ هدایه

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئله که اگر ده جنازه یکجا جمع کرده به نیت واحده نماز خوانده شود جائز باشد یا نه
هو المصوب للجواب بشرطیکه اشاره بطرف کل مردگان کرده شود جائز باشد خواه ده مردگان
باشند یا سوائے ده کما قال فی رد المحتار ص ۲۲ اما اذا قال الامام اصلی علی هؤلاء
العشرة فبان انهم اکثر فلا کلام فی الجواز لوجود الاشارة۔

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئله که پیش جنازه رفتن بلا ضرورت روا باشد یا نه هو المصوب للجواب۔ پیش جنازه
بلا ضرورت رفتن و قبل از نهادنِ جنازه نشستن مکروه است پسِ جنازه رفتن فضیلت و
ثواب بسیار میدارد۔

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برائے مردہ شق بہتر باشد یا لحد هو المصوب للجواب بحکم کتاب در زمین نرم
لحد ساختن بہتر و مسنون است و در مقامات سخت و سنگین شق مسنون و بہتر است شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بعد از مردن طریقۂ اسقاط مروجہ بحکم کتاب ثابت است یا نہ هو المصوب
للجواب بحکم کتاب بہتر و افضل آنکہ بحساب نماز و روزہ وغیرہ عبادات فریضہ مطابق حکم
شریعت فدیہ دادہ شود و اگر عبادات مافات نامعلوم باشند درینصورت فدیہ ساقط میگردد
وحیلۂ اسقاط در خلاصۃ الفتاوی مرقوم است

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ برائے مردہ صندوق ساختن جائز است یا نہ اگر جائز باشد پس از کدام اشیاء
بہتر باشد هو المصوب للجواب بحکم کتاب حسب ضرورت ساختن صندوق برائے مردہ جائز
و بہتر است از ہر چیزے کہ ممکن باشد خواہ سنگ مرمر باشد خواہ آہن یا چوب باشد کما قال
فی ردالمحتار صـ۹۳۷ ولا بأس باتخاذ تابوت ولو من حجر او حدید عند الحاجۃ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر قبر مردہ بعد از دفن کردنش آب پاشیدن روا باشد یا ممنوع هو المصوب
للجواب جائز و بہتر است کما قال فی ردالمحتار صـ۹۳۷ بل ینبغی ان یندب لانہ صلے
اللہ علیہ وسلم فعلہ بقبر سعید رض کما رواہ ابن ماجۃ وبقبر ولدہ ابراهیم
کما رواہ ابوداؤد وامر بہ فی قبر عثمان بن مظعون رض کما رواہ البزاز

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر مزارات شریف بزرگان دین و اولیائے کرام تعمیر گنبدہا وغیرہ جائز باشد یا نہ
هو المصوب للجواب بحکم کتاب تعمیر گنبدہا وغیرہ بر مزارات صلحاء و مشائخ و علماء و سادات
جائز است و برائے عوام بہتر نیست کما قال فی ردالمحتار صـ۹۳۷ لا یکرہ البناء اذا کان

المیت من المشائخ والعلماء والسادات

چہ میفرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نوشتن اشعار وغیرہ بر قبور مردگان جائز باشد یا ممنوع هو المصوب للجواب
مختار و مفتی بہ اینکہ کتابت بر قبور مردگان برائے تعارف و شناخت اہل قبور روا است کما قال
فی ردالمحتار صـ۹۳۷

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نوشتن عہدنامہ وغیرہ بر کفن مردہ جائز است یا نہ هو المصوب للجواب
جائز و بہتر است کما قال فی ردالمحتار صـ۹۵۱ لو کتب علی جبہۃ المیت او علی عمامتہ
او کفنہ عہدنامہ یرجی ان یغفر اللہ تعالی للمیت و یجعلہ امنا من عذاب القبر

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر قبور مردگان نہادن سنگریزہا وغیرہ روا باشد یا نہ هو المصوب للجواب
روا باشد کما قال فی ردالمحتار عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رش علی قبر ابنہ ابراهیم و وضع علیہ حصباء الخ

چہ میفرمایند علماء دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ خارج کردن مردہ از قبر بعد از دفن کردنش یا تختۂ قبر برداشتن و دیدن مردہ
جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب جائز نیست بشرطیکہ زمین قبر مردہ مغصوبہ و ملکیت غیر نباشد
کما قال فی ردالمحتار صـ۹۳۸ ولا یخرج منہ بعد اہالۃ التراب الا لحق آدمی کما
ان تکون الارض مغصوبۃ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ مہمانی طلبیدن از اہل خانۂ مردہ جائز است یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب
تا سہ روز مہمانی طلبیدن از اہل خانۂ مردہ مکروہ است ردالمحتار صـ۹۲۵

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ رفتنِ مستورات برائے زیارتِ قبور جائز است یا ممنوع هوالمصوب للجواب۔ این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیک بعضِ علمار ممنوع است ونزدِ بعض جائز است اصح ومفتی بہ اینکہ برائے عبرت گرفتن وتبرک وفیض حاصل کردن از قبورِ صلحار واولیار اللہ رفتن زنان پیران وکہنہ سالہ درست است ۔ شامی

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ استخوانِ مردہ کہ از قبر برآمدہ باشد بران چہ باید کرد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب استخوانِ مردہ در قبرِ او والپس دفن کردن بہتر است بدیگر جا بُردن ممنوع است ردالمحتار

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ سماع کلام زائرین از مردگان در قبور ثابت است وازآمدن زائرین مردگان در قبور مطلع میشوند یانہ هوالمصوب للجواب۔ سماعِ موتی نزدِ معتزلہ ثابت نیست ونزدِ اہلِ سنت والجماعت ثابت است وصحیح ہمین است ودلائلِ جانبین درکتبِ مطولات موجود اند واحادیثِ صحیحۂ نبویہ بر ثبوتِ سماعِ موتی در صحاحِ ستہ بسیار آمدہ اند

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ استعانت واستمداد از ارواحِ اولیارِ کرام وندار بنام اوشان در مشکلات جائز است یانہ هوالمصوب للجواب استعانت واستمداد بہ نہجیکہ مستعان منہ را خالق عون داند منحصر است در ذات حق تعالی خواہ در امورِ دنیوی باشد یا اخروی ۔ اما استعانت باین معنی کہ مستعان منہ را از مظاہرِ عون داند از اولیار کرام ممنوع نیست زیراکہ این درحقیقت توسل ہست وآن بنصوص قطعی ثابت است در احیار العلوم آوردہ من یُستمد فی حیاتہ یُستمد بعد مماتہ۔

بزرگانِ دین واولیار کرام نزدیک خداوند تعالی زندہ اند پس استمداد وندار بنامِ اوشان بطریق توسل ممنوع نیست ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بزرگان واولیار کرام بعدازانتقال از دار فانی بدارِ باقی بمع زائرانِ خود امداد واعانت میکنند یانہ هوالمصوب للجواب از حدیث شریف حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حیاء من عمر رض حیاتِ بزرگان واولیارِ کرام ثابت است لہذا اولیارِ کرام بعدازانتقال امداد واعانت بمع زائرین حسب ادب واحترام شان میفرمایند فان للصلحین مددا ظاهرا بالغا لزوارهم حسب ادبهم ونهبتهم وقبولهم كذا فى شرح الشيخ على حديث عائشة حياء من عمر رض

مسائلِ روزۂ ماہِ رمضانِ مبارک

چہ میفرمایند علمار دین ومفتیانِ شرع متین

درین مسئلہ کہ ماہ رمضان را از چہ سبب رمضان نامیدہ اند هوالمصوب للجواب۔ رمضان مشتق از رمض است ورمض سوختن را میگویند چونکہ بصیامِ رمضان مبارک گناہانِ سال سوختہ ومعاف میشوند ازیںجہت برمضان موسوم گردیدہ

چہ میفرمایند علمارِ دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ برائے منکرِ فرضیتِ روزۂ ماہ رمضان مبارک چہ حکم است هوالمصوب للجواب بہ انکار کردنِ فرضیتِ روزۂ رمضان شریف کفر لازم میشود۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ روزۂ ماہِ رمضان مبارک بغیرِ نیت از شب درست باشد یانہ هُوَالمصوب للجواب روزۂ ماہِ رمضان مبارک بغیرِ نیت صحیح نیست زیراکہ در عباداتِ مفروضہ نیت فرض ولازم ست از شب نیت روزہ بہتر است ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے در شب ماہ رمضان مبارک نیتِ روزہ فراموش کردہ نکند پس او را چہ باید

کرد هوالمصوب. الجواب. قبل اززوال نیت روزه کرده باشد روزه اش درست خواهد گردید

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئله که روزهٔ ماه رمضان ازکدام کدام چیزها فاسد میشود هوالمصوب. الجواب بحکم کتاب ازده چیزها روزهٔ ماه رمضان مبارک فاسد میگردد۔

(۱) درگوش یا دربینی دوا انداختن

(۲) قصداً بپری دہن قے کردن

(۳) دروقت مضمضه درحلق آب رفتن۔

(۴) بمع زن ہمبستری کرده انزال شدن۔

(۵) چیزے درحلق رفتن۔

(۶) دود عود وغیره دربینی یا درحلق رفتن۔

(۷) بہ نسیان چیزے خورده ونوشیده بعدازان قصداً خوردن ونوشیدن۔

(۸) بگمان شب بعداز صبح صادق خوردن ونوشیدن۔

(۹) بگمان غروب آفتاب غلط شده درروز خوردن ونوشیدن

(۱۰) قصداً بمع زن ہمبستر شدن۔

درین صورتہائے مذکوره قضاء روزه مع کفاره لازم میشود. ودرما سوائے صورتہائے مذکوره صرف روزه فاسد میشود کفاره لازم نے آید بلکه قضا لازم میشود۔

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئله که کفارهٔ روزه بحکم کتاب چه باشد هوالمصوب. الجواب کفارهٔ روزه اینکه یک غلام آزاد کردن ودرصورت نیافتن غلام یا درخریدن غلام بے طاقت شدن شصت روزه ها متواتر داشتن لازم میشوند. واگر بداشتن روزه قوت ندارد درینصورت شصت غربا را دووقت طعام بپری شکم خورانیده ازجرم روزه نجات یابد۔

چه میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئله که ازکدام کدام چیزها روزه فاسد نمیشود هوالمصوب. الجواب بحکم کتاب ازیازده چیزها روزه فاسد نمیشود

(۱) ازاستعمال کردن مسواک

(۲) ازاستعمال کردن تیل۔

(۳) دربینی یا درچشم سرمه یا دوا انداختن۔

(۴) خوشبو استعمال کردن۔

(۵) برائے دورکردن گرمی یا تشنگی غسل کردن۔

(۶) فراموش شده خوردن ونوشیدن۔

(۷) بے اختیار درحلق رفتن دود یا غبار وغیره۔

(۸) درگوش آب انداختن بشرطیکه درون نرود۔

(۹) خودبخود قے آمدن۔

(۱۰) درخواب احتلام شدن۔

(۱۱) ازدندان خون بیرون شدن بشرطیکه اندرون حلق نرود

چه میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئله که دررمضان شریف کدام کدام کسان را اجازت نداشتن روزه میباشد هوالمصوب. الجواب بحکم کتاب ہشت اشخاص را اجازت نداشتن روزه ثابت است

(۱) مریض که بداشتن روزه طاقت ندارد یا ازداشتن روزه خوف زیادت مرض باشد۔

(۲) زن حامله که خطرهٔ نقصان نفس یا حملش باشد۔

(۳) زن شیرده که بچهٔ خود یا بچهٔ غیر را شیر دهد وازداشتن روزه بطفل ضرر میرسد۔

(۴) مسافر که بداشتن روزه تکلیف مے یابد۔

(۵) مکرہ کہ ظالمے اورا بہ نداشتن روزہ مجبور کند۔

(۶) مریض کہ نزدیک طبیبِ ماہر بداشتنِ روزہ خطرہ موتش باشد۔

(۷) حائضہ ونفاسہ یعنی زنیکہ درحالتِ حیض باشد یا نفاس۔

(۸) شیخ فانی کہ از داشتنِ روزہ عاجز شدہ بفدیہ دادن مامور باشد۔

درین ہمہ صورتہائے مذکورہ قضائے روزہ لازم باشد باستثنائے شیخِ فانی۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تراویحِ ماہ رمضان در قانونِ اسلام فرض است یا سنت ہو المصوب للجواب۔ در قانونِ اسلام در ماہِ رمضان مبارک بست رکعات تراویح سنت مؤکدہ خلفارِ راشدین است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در تراویحِ ماہ رمضان مبارک چند سنت است۔ ہو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب در تراویحِ رمضان مبارک شش سنتِ موکدہ است۔

(۱) با جماعت خواندنِ تراویح۔

(۲) در مسجدِ محلہ خواندنِ تراویح۔

(۳) در تمام تراویح ماہِ رمضان یکبار ختمِ قرآن شریف کردن۔

(۴) جماعت تراویح باقتدارِ بالغ اداکردن۔

(۵) در ختمِ تراویح قرآن پاک بہ ترتیل خواندن۔

(۶) بہ اُجرت معینہ نہ شنیدنِ قرآن شریف۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ختمِ قرآن شریف درماہِ رمضان مبارک در تراویح چہ طور مسنون وبہتر باشد ہو المصوب للجواب درماہِ رمضان مبارک ختمِ قرآن شریف در تراویح طریقۂ مسنونۂ خلفار راشدین است واین بسہ درجہ مشتمل است (۱) سنت (۲) فضیلت (۳) افضل

سنت اینکہ در تمام تراویح ماہ رمضان مبارک یکبار ختم کردہ شود۔ ودر ہر رکعت باندازۂ دہ دہ آیات خواندہ شود۔

فضیلت اینکہ در کل تراویح ماہ رمضان شریف دو ختم قرآن شریف کردہ شوند در پانزدہ پانزدہ شب ودر ہر رکعت بمقدارِ پانزدہ پانزدہ آیات تلاوت کردہ شود۔

افضل اینکہ در کل تراویحِ ماہ رمضان مبارک سہ ختم کردہ شوند ودر ہر رکعتِ تراویح بمقدار سی آیات خواندہ شود۔ در دہ دہ شب۔

درین صورتہائے مذکورہ تعدادِ آیات قرآن شریف شش ہزار شش صد وشصت وشش پورہ خواہد شد۔ شرطِ ختم اینکہ در ماہِ رمضان مبارک تراویح بلا ختم خواندہ نشود۔

در فتاوی صلوۃِ مسعودی آوردہ کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ در عہدِ خلافتِ خود برائے ختمہائے تراویح ماہِ رمضان سہ حفاظ مقرر فرمودہ بودند

(۱) در کل ماہِ رمضان مبارک جہتِ یک ختم۔

(۲) در کل ماہ رمضان مبارک برائے دو ختم۔

(۳) برائے سہ ختمہا در کل تراویحِ ماہِ رمضان مبارک

ہمین است طریقۂ مسنونۂ خلفار راشدین رض در ختمہائے تراویحِ ماہِ رمضان مبارک۔ مروجہ ختمہا کہ در تراویح ماہِ رمضان مبارک مروّج گردیدہ خلافِ سنت وخلافِ دستورِ خلفاء راشدین است۔

مسائلِ اعتکاف وکیفیتِ کردنِ آن

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اعتکاف درماہِ رمضان فرض باشد یا سنت ہو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب اعتکاف درماہِ رمضان در عشرۂ اخیرہ رمضان مبارک در مسجدِ جماعت مسنون است در حالتِ اعتکاف معتکف خاموشی نہ گزیند بلکہ در نماز۔ تلاوت قرآن شریف وذکرِ الٰہی مشغول بودہ باشد

واز کلامِ فضول، جنگ وجدل اجتناب کند۔ بلا ضرورتِ طبعی وشرعی از جائے اعتکافِ خود بیرون نرود۔ درخلافِ صورتہائے مذکورہ قضاءِ اعتکاف لازم باشد۔ معتکف را برائے نمازِ جمعہ شریف از جائے اعتکافِ خود بجامع مسجد رفتن جائز است۔ مگر صرف جماعتِ جمعہ مع امام کردہ سنت ونوفل دراعتکاف خانۂ خود گذاردہ باشد زیادہ ازین دیری وتاخیر کردن برائے معتکف خوب نیست ومعتکف را درحالتِ اعتکاف درمسجد خوردن ونوشیدن وخفتن وخرید وفروخت کردنِ اشیاءِ ضروری بروقت ضرورت ہمگی جائز است سوائے ہمبستری کردن بازنِ خود کہ درحالتِ اعتکاف درحقِ معتکف ممنوع است

مسائلِ نمازِ عیدالفطر وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ طریقۂ نمازِ عیدالفطر وکیفیتِ اداکردنش چگونہ باشد ھو المصوب للجواب

در قانونِ اسلام ایامِ عیدالفطر وعیدِ اضحیٰ برائے عبادتِ خداوندِ تعالی مقرر شدہ اند غرض ازین ایام لہو ولعب نیست۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ عبادت این ایام نزدِ خدائے تعالیٰ زیادہ محبوب است بہ نسبتِ دیگر عبادات۔

نمازِ عید دو رکعت واجب است از طلوعِ آفتاب تا زوال خواندہ میشود۔ واین نماز بر شش تکبیراتِ زوائد مشتمل است۔ در تکبیراتِ زوائد در ہر رکعت ہر دو دست را ویزان داشتہ زیرِ ناف نہ نہند۔ در رکعتِ دویم امام اول قرأت خواندہ بعد ازان تکبیرات خواندہ باشد۔ در تکبیرات زوائد امام مع جملہ مقتدیانِ خود دست تا بناگوش بلند کردہ باشد روزِ عیدالفطر قبل از نمازِ عید بچیزے شیرین افطار کردن مسنون است۔ یومِ عیدالفطر تکبیرات درحالتِ رفتن بعیدگاہ ووالپس آمدن از عیدگاہ نخوانند۔ اگر خواندن منظور باشد پوشیدہ خواندہ باشد جہر ممنوع است۔ بعد از نمازِ عیدالفطر خطبہ شنیدن لازم است اگرچہ سامع از خطیب دور باشد۔ در ایامِ ہر دو عیدین

غسل کردن وخوشبو استعمال کردن ولباسِ نو وپاکیزہ پوشیدن مسنون است.

مسائلِ صدقۂ فطر وکیفیتِ دادنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صدقۂ فطر بکدام شرط واجب میشود وکیفیتِ دادنش چہ باشد ھو المصوب للجواب

بحکمِ کتاب صدقۂ فطر (سرسایہ) بر ہر مسلمان واجب ولازم است کہ مالکِ نصاب باشد۔ صدقہ از طرفِ خود واز طرفِ خادمان وطفلانِ خود دادن لازم باشد۔ از طرفِ منکوحۂ خود واولادِ کبیر اغنیا ومکاتبان وغلامانِ مشترکہ لازم نیست۔ بمقدارِ صدقۂ فطر نصفِ صاع از گندم ویک صاع از جو وخرما میباشد قیمتِ اشیاءِ مذکورہ دادن ہم روا است۔ صاعِ متوسط معتبر است دادن صدقۂ فطر قبل از یومِ عید ہم جائز است ومستحق وحقدارِ صدقہ فقراء ومساکینِ اہلِ اسلام اند۔

مسائلِ نمازِ عیدِ اضحیٰ وکیفیتِ خواندنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نمازِ عیدالفطر وعیدِ اضحیٰ در کیفیت وحقیقتِ ادا برابرند یا نہ ھو المصوب للجواب۔

بحکمِ کتاب عیدِ اضحی درجملہ احکام مثل عیدالفطر است مگر در عیدِ اضحی تکبیرات بجہر خواندن درحالتِ رفتن بعیدگاہ ووالپس آمدن لازم باشند واز نہم ذی الحجہ تا عصرِ سیزدہم تاریخ بعد از ہر نمازِ فرض بآوازِ بلند تکبیرات خواندن واجب است وبعد از نمازِ عیدِ اضحی از گوشتِ قربانی افطار کردن مسنون است

مسائلِ قربانی وکیفیت وحقیقتِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قربانی بر کدام کدام اشخاص واجب میباشد واز کدام کدام جانور جائز میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب قربانی بر شخصے واجب میباشد کہ بخریدنِ گوسفند یا بز یا دنبہ یا بہفتم حصۂ شتر یا گاو یا میش قادر باشد۔ شترِ قربانی از پنج سال کم وگاو وگاومیش از دو سال

کم روا نباشد وگوسفند وبز و دنبہ از یکسال کم درست نیست البتہ دنبہ ششماہی کہ فربہ وتیار وتازہ باشد کہ باگوسفند یکسالہ برابر باشد ہم روا باشد۔ قبل از نمازِ عید قربانی کردن جائز نیست اگر نمازِ عید الاضحیٰ در یازدہم یا دوازدہم روز اداشدہ باشد درینصورت قبل از عید قربانی کردن ہم روا است اگر در گاو ومیش یا شتر چہار یا پنج کسان شریک شوند وحصص ہمہ برابر باشند این نیز درست خواہد شد۔ اگر ہفتم حصۂ گاو یا شتر باقیمت گوسفند بز یا دُنبہ برابر باشد درینصورت قربانی بز یا دنبہ بہتر باشد۔ جانورِ عیب دار در قربانی درست نیست شاخدار جانور یا شاخ شکستہ ہر دو در قربانی جائز اند ہمچنین گوش ودم بریدہ جانور در قربانی جائز است بشرطیکہ از حصۂ سوم جائے مقطوع کم باشد۔ مریض۔ خوار۔ لاغر۔ شل حیوان ہم روا نیست۔ از طرفِ خویش واقارب قربانی ہم جائز باشد۔ خواہ مردہ باشند یا زندہ۔ قربانی دندان شکستہ جانور درست باشد بشرطیکہ آنقدر دندان در دہن باقی باشند کہ بران بہ پُری شکم خوردن میتواند حیوانِ خصی از غیرِ خصی در قربانی افضل وبہتر است۔ چرمِ قربانی سالم بمساکین دادن از قیمت افضل است۔ چرم سر د پائے قربانی قصابان را در اجرت دادن جائز نیست۔ اگر ایامِ قربانی بگذرند وحیوان قربانی یافتہ نشود درینصورت قیمتِ حیوان قربانی دادن ہم روا است۔ گوشت قربانی سہ حصص کردہ شود۔

(۱) یک حصہ بفقرا ومساکین دہند۔

(۲) دوم حصہ بہ ہمسایگانِ خود تقسیم کنند۔

(۳) سوم حصہ با خود دارند

گوشتِ قربانی خشک کردہ بعد از مرورِ ایامِ قربانی در خانہ محفوظ داشتن ہم روا است۔

مسائلِ حج وحقیقت واقسامِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حج بچند نوع است وکیفیت وحقیقتِ اداکردنش چیست ہو المصوب

الجواب بحکمِ کتاب حج در لغتِ عربی قصد واراده را میگویند ودر اصطلاح شریعت نامِ ارکانِ مخصوصہ در ایامِ مخصوصہ است حج بر سہ نوع است

(۱) اِفراد یعنی تنہا حج کردن۔

(۲) قِران یعنی حج وعمرہ ہر دو را در یک احرام ادا کردن

(۳) تمتُّع یعنی در ایامِ حج اول عمرہ ادا کردہ بعد ازان ہم دران سفر حج گذاردن۔ نزدیکِ احناف قران از تمتع افضل است وتمتع از افراد بہتر است

ایامِ حج کہ قبل ازان احرامِ حج کردن ممنوع است

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ایامِ حج کدام اند کہ دران افعالِ حج ادا میشود ہو المصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب کل ماہِ شوال وذیقعدہ ودہ روز از ذی الحجہ ایامِ حج میباشند۔ قبل ازین ایام افعالِ حج ادا کردن روا نیست وقبل از ماہِ شوال احرام کردن مکروہ تحریمی است۔

ارکانِ حج کہ بر حاجی پابندی آنہا لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام حج بچند ارکان مشتمل است وفرائض وواجباتِ حج چند باشند ہو المصوب الجواب ارکان جمع رکن است واطلاقِ رکن بر فرض کردہ میشود۔ در حج فرائض سہ اند۔

(۱) احرام از میقاتِ خود کردن۔

(۲) وقوفِ عرفہ

(۳) طوافِ زیارت

اگر ازین سہ فرائض یکے ترک کردہ شود حج صحیح نباشد۔ وواجبات در حج شش اند

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) درمیانِ صفا و مروه سعی کردن

(۳) رمی جمار کردن.

(۴) طوافِ صدر

(۵) موہائے سر تراشیدن یا کوتاه کردن.

(۶) قارن و متمتع را ذبح کردن

طریقۂ احرامِ حج که حاجی را از دانستنِ آن لابدی باشد

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که در قانونِ اسلام طریقۂ احرامِ حج چگونه باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب طریقۂ احرام اینکه اول وضو یا غسل کرده ناخن و موئے زیرِ ناف صاف نموده و موئے سر تراشند یا به شانه درست کنند اگر زن همراهِ حاجی باشد بر وقتِ موقع و فرصت مجامعت کنند بعد ازین یک چادر بجائے شلوار بندند و یکچادر دیگر بالائے سترِ عورت و بدن کنند حاجی را بعد از احرام سر و روئے پوشیدن ممنوع است. بعد از احرام دو رکعت نفل خوانند در رکعتِ اول بعد از فاتحه سورۂ اخلاص و در رکعتِ دوم سوره فلق خوانند. اگر حاجی حجِ افراد کند نیتِ افراد کرده باشد و اگر قارن و متمتع باشد نیتِ قران یا تمتع کند

محرماتِ حج که حاجی را در حالتِ احرام ازان اجتناب کردن لازم باشد

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که در قانونِ شریعت محرماتِ حج چند باشند و از کدام جنایت حج فاسد میشود هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب محرماتِ حج چهارده اند

(۱) در حالتِ جنابت، حیض یا نفاس طواف کردن.

(۲) بعد از وقوف قبل از حلق مع منکوحۂ خود همبستری کردن

(۳) جامۂ دوختہ شده پوشیدن.

(۴) استعمالِ خوشبو کردن.

(۵) خضاب استعمال کردن.

(۶) مکمل شب و روز سر و روئے پوشیدن ازین جنایاتِ مذکوره بر حاجی دم لازم میشود تا که کفارۂ حج ادا گردد.

(۷) حجامت کردنِ موئے زیرِ بغل و زیرِ ناف تراشیدن یا ناخن بریدن.

(۸) طوافِ قدوم یا طوافِ صدر در حالتِ جنابت حیض و نفاس یا طوافِ زیارت بیوضو کردن

(۹) از طوافِ زیارت یک یا دو یا سه اشواط ترک کردن

(۱۰) قبل از غروبِ آفتاب از عرفات بیرون شدن.

(۱۱) رمی جمار ترک کردن.

(۱۲) بعد از ایامِ نحر حلق کردن.

(۱۳) قبل از دہم تاریخ ذی الحجه رمی کردن بعد ازان ذبح کردن بعده حلق کردن ازین تقدیم و تاخیر نزدیکِ حضرت امام اعظم دم لازم میشود

(۱۴) همبستر شدن حاجی با زنِ خود قبل از وقوف بعرفات ازین فعل حج فاسد میشود

طریقۂ طواف که حاجی را از دانستنِ آن لابدیست

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که در قانونِ اسلام طریقۂ طواف چگونه باشد و طواف بچند اشواط مشتمل است هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب طریقۂ طواف اینکه روبرو و مقابل بیت الله شریف برابر حجرِ اسود ایستاده نیت کرده طواف کند. وقتِ ایستادن هر دو دست بلند کرده مندرجه ذیل دعا خواند

بسم الله الله اکبر لا اله الا الله ولله الحمد والصلوة والسلام علی رسول الله اللهم ایمانا بك و وفاء بعهودك واتباعا لسنة نبيك محمد صلی الله علیه وسلم نیتِ حج در طواف فرض است شوط طواف بر حجرِ اسود ختم کرده هر دو دست بر حجر اسود

نہادہ بوسہ گیرد۔ اگر این ممکن نباشد چیزے بر حجرِ اسود مس کردہ ازان بوسہ گیرد۔ در حالتِ طواف بوسہ گرفتن از رکنِ یمانی مسنون است۔ از حجرِ اسود تا حجرِ اسود آمد و رفت را شوط میگویند طوف بر ہفت اشواط مشتمل است بعد از ہفتم شوط استلامِ حجرِ اسود سنتِ مؤکدہ است بعد از ختم کردنِ شوطِ ہفتم بمقامِ ابراہیمی آمدہ دوگانہ نماز خواند۔ این نمازِ دوگانہ نزدیک حضرتِ امامِ اعظم رح واجب است بعد از خواندنِ این نماز نزدیک چاہ زمزم رفتہ آبِ زمزم نوشیدہ دعائے حاجتِ خود کند این طوافِ مذکورہ بطوافِ قدوم مشہور است و برائے آفاقیان سنت است۔

کیفیتِ اضطباع کہ بر حاجی معلوم کردنِ آن لازم است

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ شریعت کیفیتِ اضطباع چہ باشد ھوالمصوب۔ الجواب بحکمِ کتاب کیفیتِ اضطباع اینکہ چادر بر دوش چپ انداختہ دوش راست را خالی گذارد و در اول و دوم و سوم اشواط رمل (چابک بطور پہلوان رفتن) کند و قدمہا را نزدیک نزدیک نہد و ہر دو دوش را خوب جنبانیدہ باشد۔ مگر در نمازِ دوگانہ دوش را پوشیدہ دارد

سعی صفا و مروہ و کیفیتِ کردنِ آن

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام کیفیتِ سعی درمیان صفا و مروہ چگونہ باشد ھوالمصوب الجواب بحکمِ کتاب کیفیتِ سعی درمیان صفا و مروہ اینکہ صفا و مروہ نام دو کوہ ہست درمیان صفا و مروہ سعی بر حاجی واجب و لازم است اول بر صفا بالا رفتہ کہ ازان مقام بیت اللہ شریف آشکارا شدہ بنظرِ حاجی آید در انحالت ہر دو دست بطرفِ آسمان بلند کردہ دعائے حاجتِ خود کند و تکبیر و تہلیل باوازِ بلند و درود شریف باوازِ پست خواند از صفا تا مروہ یک شوط میشود ہمین طور ہفت اشواط درمیانِ صفا و مروہ تمام کند شروعِ شوطِ اول از صفا و اختتام بر مروہ کردہ باشد در حالتِ حج طوافِ نفلی از نمازِ نفلی بہتر است لہذا حاجی را حسب مقدور طوافِ نفلی کردن افضل باشد

ہفتم تاریخ ذی الحجہ بعد از نمازِ ظہر امام در خطبہ تلقینِ مسائلِ حج بدونِ جلسہ کند۔ بعد ازان ہشتم تاریخ ذی الحجہ بعد از طلوعِ آفتاب بسوی منا رود در منا یک شب مقیم شدہ نمازِ ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر خواندہ باشد بنہم تاریخ بعد از طلوع آفتاب بعرفات برائے وقوف رفتہ باشد بعد ازان مع امام در مسجدِ نمرہ رفتہ نمازِ ظہر و عصر را جمع کند و در انجا معافیٔ تقصیرات و گناہانِ خود خواستہ تا غروبِ آفتاب در انجا مقیم شود۔ بعد از غروبِ آفتاب بمزدلفہ رود آنجا نمازِ مغرب و عشا در وقتِ عشا جمع کند از مزدلفہ ہفت سنگریزہ ہا برابر دانۂ باقلا (لوبیا) برائے رمی جمار برداشتہ باشد وقتِ رمی از طلوعِ آفتاب تا غروبِ آفتاب است بعد ازان بمنا رفتہ بتاریخِ یازدہم و دوازدہم بعد از زوال بہر سہ جمرہ رمی کند در منا نمازِ ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر ضرور خواندہ باشد

نزدیک حضرتِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ در یک وقت جمع بین صلوتین صرف در مسجدِ نمرہ و مسجدِ مزدلفہ ثابت شدہ است دگر جا در ہیچ حالت مشروع نیست از رمی جمار وغیرہ احکامِ حج فارغ شدہ وقتِ رفتن از مکہ مکرمہ بمدینہ منورہ طوافِ صدر کردہ رخصت شوند

مقاماتِ مقبولیتِ دعا کہ بر حاجی معلوم کردنِ آنہا لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در شہرِ مکہ معظمہ مقاماتِ مقبولیتِ دعا چند باشند ھوالمصوب۔ الجواب۔ مقاماتِ مقبولیتِ دعا شانزدہ اند

(۱) مطاف	(۶) نزدیکِ چاہِ زمزم	(۱۱) در عرفات
(۲) نزدیکِ ملتزم	(۷) بر کوہِ صفا	(۱۲) در مزدلفہ
(۳) اندرونِ خانہ کعبہ	(۸) بر کوہِ مروہ	(۱۳) نزدیکِ جمارِ ثلاثہ
(۴) زیرِ میزابِ رحمت	(۹) در جائے سعی	(۱۴) وقتِ دیدنِ کعبہ
(۵) خلفِ مقامِ ابراہیم	(۱۰) در منا	(۱۵) نزدیک رکنِ یمانی

(۱۶) مابین رکنین۔ درین مقاماتِ مذکورہ درجنابِ باریتعالی ہر دعائیکہ خواہد مقبول میشود پس بر حاجی

لازم کہ برین مقاماتِ مقدسہ دعاے حاجاتِ خود کردہ باشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ فریضۂ حج بمالِ حرام از ذمۂ حاجی ساقط میشود یا نہ هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب فریضۂ حج ساقط میشود مگر مستحقِ ثواب نباشد فی رد المحتار ص ۲۱۵ ویجتهد فی تحصیل مالٍ حلالٍ فانه لا یقبل بالحرام مع انه یسقط الفرض عنه معها ولا تنافی بین سقوطه وعدم قبوله فلا یثاب لعدم القبول ولا یعاقب عقاب تارك الحج۔

مسائلِ زکوۃ کہ بر اغنیاءِ اہلِ اسلام دادنِ آن فرض است

چہ میفرمایند علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در قانونِ اسلام دادنِ زکوۃ بر کدام کدام اشخاص فرض باشد ومصرف ومستحقِ زکوۃ کدام کسان اند هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب زکوۃ بر ہر مسلمان عاقل بالغ۔ آزاد صاحب نصاب غیر مدیون فرض است بشرطیکہ نصاب از قرض فارغ وخالی باشد وبر مالِ زکوۃ یکسال مکمل بگذرد دادنِ زکوۃ بفقراء ومساکین اہلِ اسلام بطورِ تملیک لازم است۔ پدر ومادر جد وجدہ واولاد وزنِ منکوحہ وغلامان را دادنِ زکوۃ صحیح نیست وہمین طور غنی واولادِ غنی وسادات را دادن زکوۃ جائز نیست۔

مگر بقولِ امام طحاوی رح بوجہِ عدمِ وجود بیت المال وعدمِ تقررِ وظائفِ مساکین سادات مستحق ومصرفِ زکوۃ ثابت میشوند۔

نصابِ سیم کہ بران زکوۃ فرض میشود

چہ میفرمایند علماءِ دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نصابِ سیم چہ قدر باشد کہ بوجودِ آن دادنِ زکوۃ لازم میشود هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب نصابِ سیم دو صد درہم است قدر ووزن آن بقولِ مشہور پنجاہ وچہار تولہ و دو ماشہ میشود مراد از تولہ وزن روپیہ پاکستانی کالدار است چہلم حصہ یک چار ماشہ دو رتی

زکوۃ میشود۔ بشرطِ وجود نصاب وحولان حول بر مالک نصاب دادن چہلم روپیہ کالدار لازم میشود

نصاب زر کہ بوجودِ آن دادنِ زکوۃ لازم میشود

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نصابِ زر چہ قدر باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب نصاب زر بیست مثقال است ومقدار آن ہفت تولہ ہشت ماشہ وچار رتی میشود زکوۃ آن دو ماشہ ودو نیم رتی میشود۔ قیمت زکوۃ مال تجارت بحساب سیم یا زر کردہ بدہند۔ منکر فرضیتِ زکوۃ کافر است ونہ دہندۂ زکوۃ بلا انکار سخت مجرم میباشد روز قیامت سزاوار سخت عذاب خواہد شد۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ امامان مساجد را در اجرتِ امامت دادن زکوۃ جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب صرف کردن زکوۃ در مساجد ومتعلقات مساجد ممنوع است اگر امامان مساجد سیری خواران باشند یا اجرتِ امامت غیر از زکوۃ مقرر کردہ شود درینصورت دادن زکوۃ امامان مساجد را جائز باشد۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بحکم کتاب بر ہلاک کردن سگ مضر ضمان دیت لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بر ہلاکِ سگ گزندہ دادن دیت لازم نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علماء دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ بر قول وفعل طفلان در احکام ومعاملات مواخذہ لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بر قول وفعل طفلان مواخذہ لازم نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ نکاح زنان صرف بیادداشت خواستگی بغیر از عقد نکاح جائز است یا نہ هو المصوب للجواب. بحکم کتاب عقد نکاح بلا ایجاب وقبول درست نیست زیرا کہ در عقدِ نکاح

ایجاب وقبول ارکان اند وحضورِ شہود از شرائطِ عقدِ نکاح است درصورتِ مسئولہ عقدِ نکاح درست نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ امام عہدۂ امامت برشوت حاصل کردہ امامِ قوم شدہ درپسِ او اقتدا جائز است یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ امام واجب العزل است ۔ زیراکہ امام بودن راشی ومرتشی درست نیست یعنی لائق عہدۂ امامت نیست ۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاحِ دخترانِ خوردسالہ بقول وفعلِ پدر وما در صحیح باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب نکاحِ دخترانِ خوردسالہ بقول وفعلِ پدر وما در درست است وبعد از بلوغ قابلِ فسخ نباشد وغیر از پدر وما در وجد اگر کسے نکاحِ دخترانِ خوردسالہ کند بعد از بلوغ قابلِ فسخ خواہد بود ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاحِ دخترانِ خوردسالہ بعد از بلوغ فسخ میشود یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب نکاحِ دختران کہ پدر وجد کردہ باشند فسخ نمیشود ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاحِ دخترِ مزنیہ بر زانی جائز است یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرع نکاحِ زانی با دخترِ مزنیہ درست نیست چراکہ درمیانِ زانی ومزنیہ رشتۂ مصاہرت ثابت شدہ است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درمیانِ منکوحۂ بیوہ وباکرہ درحقِ مہر فرق ثابت است یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرعی درحقِ مہر درمیان بیوہ وباکرہ فرق نیست ہردو درحقِ مہر برابر اند

ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حقِ مہر کم از دہ درہم مقرر کردہ شود درینصورت صحیح باشد یانہ هو المصوب للجواب حقِ مہر کم از دہ درہم درست نباشد چراکہ حقِ مہر بمقدارِ دہ درہم از نصِ قطعی ثابت شدہ است درصورتِ مسئولہ ہمان دہ درہم لازم باشد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بچاک کردن دامن دختران خوردسالہ یا بدادن پیسہ وروپیہ عقدِ نکاح صحیح میشود یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ عقدِ نکاح صحیح نیست چراکہ عقدِ نکاح بغیرِ ایجاب وقبول وحضورِ شہود درست نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنِ مرتد شدہ مستحقِ خواستنِ حقِ مہر از شوہر ہست یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ زنِ مرتدہ مستحقِ حقِ مہرِ خود نیست چراکہ بارتداد حقِ مہر ساقط شد البتہ اگر شوہرش مرتد شدہ باشد درینصورت زنِ مرتدہ مستحقِ کاملِ مہر است اگر موطوہ باشد واگر غیر موطوہ باشد حقدار نصف مہر خواہد بود ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاحِ کنیزک بغیرِ اجازتِ مولا درست باشد یانہ هو المصوب للجواب نکاحِ کنیزک وغلام بغیرِ اجازتِ مولا درست نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بغیرِ مقرر کردن حقِ مہر نکاح روا باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ قانونِ شرعی درصورتِ مسئولہ نکاح درست است مگر بر شوہر مہرِ مثل دادن لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح زنِ بالغہ بغیر اجازتِ ولی صحیح باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب نکاحِ زنِ بالغہ بلا اجازتِ ولی درست است مگر درصورتِ غیر کفو ولی را حقِ اعتراض و فسخ میرسد هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ در وقتِ عقدِ نکاح در حقِ مہرِ زنِ بالغہ کمی و بیشی بغیر اجازتِ او روا است یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بلا اجازتِ زنِ بالغہ در حقِ مہرِ او کمی و بیشی کردن درست نیست هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنیکہ قبل از نکاح و بعد از نکاح مزنیہ شخصے شدہ باشد درین صورت نکاحِ دخترِ مزنیہ مع زانی روا است یا نہ هو المصوب للجواب اگر قبل از نکاح مع مادرِ دختر زنا نکردہ است نکاح دخترش صحیح است و اگر قبل از نکاح زنا نکردہ باشد لیکن بعد از نکاح زنا کردہ است درین صورت مادر و دختر ہر دو حرام میشوند۔ عالمگیری۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ دف و نقارہ زدن در خوشی کتخدائی جائز است یا نہ هو المصوب للجواب دف و نقارہ زدن در خوشی کتخدائی بوقتِ عقدِ نکاح و دعوتِ ولیمہ بغرضِ اعلان جائز است علاوہ ازین اوقاتِ مخصوصہ باتفاقِ علما ممنوع است شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ افضلیت دادنِ مساجد بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح باشد یا نہ هو المصوب جملہ فقہا و محدثین برین متفق اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر جملہ مساجد و سائر امکنہ متبرکہ از عرش و کرسی وغیرہ افضلیت میدارند بحکم لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا أَظْهَرْتُ رُبُوبِيَّتِي جملہ مخلوقات علوی و سفلی ظہورات نور محمدی اند بنا برین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات اند خلافِ این عقیدہ داشتن درست نیست۔ منقول از مکتوبات اعلحضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی۔

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اقتدائے ریش تراش و امامتِ او بحکم شریعت محمدی درست است یا نہ هو المصوب للجواب باتفاقِ علمائے دین اقتدا و امامتِ ریش تراش مکروہ تحریمی است مقدارِ مسنون و اندازۂ شرعی ریش یک قبضہ است ازین مقدار کم کردن ہم ممنوع است[عہ] هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حجامت و لباس پوشیدن بطریقہ و عادتِ کفار چہ حکم دارد هو المصوب للجواب بحکم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حجامت و لباس پوشیدن بلکہ تشابہ بجملہ عادات و اطوار کفار مسلمانان را ممنوع است خواہ تشابہ قولی باشد یا فعلی ۔ (تفسیر خازن)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از انتقالِ زنِ منکوحہ در ترکۂ او حقِ میراث شوہرش را میرسد یا نہ و اگر بے اولاد رحلت کردہ باشد درینصورت شوہرش را چہ حصہ میرسد هو المصوب للجواب بحکم کتاب شوہرش را نصف حصہ از ترکہ میرسد کما قال اللہ تعالی وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ط

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنے از دار فانی بدار باقی رحلت کردہ و سہ نفر اولاد و مادر و پدر وارثان گذاشتہ است درینصورت در مالِ متروکۂ زن حصۂ میراثِ شوہر چہ باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ حصۂ شوہر در مالِ متروکۂ زنِ متوفات چہارم میرسد کما قال اللہ تعالی فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ باقی ماندہ ترکہ حقِ دگر وارثان است۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے از دار فانی بدارِ باقی رحلت کردہ در ترکۂ شوہر حصۂ زن میرسد یا نہ اگر میرسد چہ قدر باشد هو المصوب للجواب درصورتِ مسئولہ حصۂ زن در ترکۂ شوہر چہارم ثابت است

[عہ] در شرح مشکوٰة مرقوم است کہ کم کردن ریش از مقدار قبضہ حرام است ۱۲ اسعادی

کما قال اللہ تعالی وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ط

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے بحکم قضا رحلت کردہ وحسب ذیل وارثان گذاشتہ دو فرزند یک زن آیا درین صورت بحکم کتاب در ترکہ شوہر حصۂ زن میرسد یا نہ اگر میرسد چہ قدر باشد ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ در ترکہ شوہر حصۂ میراث زن ہشتم میرسد کما قال اللہ تعالی فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم۔ باقی حصۂ ترکہ حق فرزندان است وبرادر محروم است ۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ فرزند شخصے از دار فانی بدار باقی لاولد منتقل شدہ یک پدر ویک مادر وارثان گذاشتہ ترکۂ او درمیان پدر ومادر بچہ طور تقسیم کردہ شود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ در ترکۂ مردہ حصۂ میراث مادرش سویم میرسد باقی کل مال حق پدر است کما قال اللہ تعالی فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے بحکم قضائے الٰہی بحق واصل شدہ وہشت نفر اولاد وارثان گذاشتہ چہار نفر فرزندان وچار دختران درین صورت ترکہ متوفی درمیان وارثان مذکورہ چہ طور تقسیم کردہ شود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب خدا درصورت مسئولہ ترکہ متوفی درمیان اولادش بحساب فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ تقسیم میباید کرد

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے بحکم خدا از دار فانی بدار باقی رحلت کردہ سہ نفر برادران ودو نفر پدر ومادر وارثان گذاشتہ ترکۂ او درمیان وارثان مذکورہ بچہ طور تقسیم کردہ میشود ھو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورت مسئولہ در ترکۂ متوفی ششم حصہ مادرش را میرسد باقی کل ترکہ حق پدر است در موجودگی پدر اخوات محروم از ارث میباشند کما قال اللہ تعالی فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے لاولد بحکم قضاء الٰہی واصل بحق شدہ صرف یک برادر مادری ودو عمزادگان وارثان گذاشتہ درینصورت ترکۂ او درمیان وارثان مذکورہ بچہ طور تقسیم میشود ھو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب اللہ از ترکہ متوفی ششم حصہ برادر مادری را میرسد باقیماندہ کل ترکہ حق عمزادگان است کما قال اللہ تعالی وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے لاولد از دار فانی بدار باقی رسیدہ وارثان سہ نفر برادران مادری ویک عمزادہ گذاشتہ است پس درینصورت ترکۂ متوفی درمیان وارثان بچہ طور تقسیم کردہ میشود ھو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب خدا درصورت مذکورہ سویم حصۂ ترکۂ متوفی حق برادران است باقیماندہ کل ترکہ متوفی حق عمزادہ است وبرادران مادری در حصۂ سویم شریک اند کما قال اللہ تعالی وَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ شخصے از دار فانی بدار باقی رحلت کردہ ویک دختر ویک برادر زادہ وارثان گذاشتہ درینصورت در ترکۂ متوفی حق میراث دختر چہ میرسد ھو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب خدا حصۂ میراث دختر در ترکۂ متوفی نصف باشد باقی ماندہ مال متروکہ حق برادر زادۂ متوفی است۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین

درین مسئلہ کہ استعمال چیز گمشدہ در راہ یابندہ را جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب بحکم کتاب چیز گمشدۂ راہ کہ در عربی آنرا لقطہ میگویند اگر بمقدار دہ روپیہ باشد پس درینصورت اعلان یک سال معتبر است واگر کم از دہ روپیہ باشد تا سہ ماہ اعلان شرط است ودر سہ روپیہ تا یک روپیہ اعلان یک جمعہ است ودر کم از یک روپیہ اعلان یک روز شرط است ودر

مقدارِ یک پیسه دست راست و دستِ چپ اعلان کردن شرط است بعدازان اگر یابنده محتاج باشد در تصرفِ خود آورده استعمال کند و اگر غنی و توانگر باشد محتاج را بدہد خود استعمال نکند۔ شرحِ الیاس ص۲۶

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که تقبیلِ ابہامه در شہادتِ ثانی اذان چه حکم دارد هو المصوب للجواب۔ تقبیلِ ابہامه بوقتِ شہادتِ ثانی اذان در شامی و تفسیرِ روح البیان مذکور است و حدیثِ تقبیل ابہامه اگرچه ضعیف است مگر در فضائل حدیثِ ضعیف نیز معتبر میباشد۔

در روایات آمده که در عالمِ ازل حضرت آدم ابو البشر علیه السلام را الله تعالی بقدرتِ کاملهٔ خود در ناخنِ ابہامه نامِ نامی آنحضرت صلی الله علیه وسلم ظاهر فرمود۔ حضرت بابا آدم علیه السلام بملاحظه کردن نامِ مبارکِ پیغمبر علیه السلام تبرکاً تقبیلِ ابہامهٔ خود فرمودند۔ ازانجا تقبیلِ ابہامه در شہادتِ ثانی اذان مسنون و مشهور گردیده است به نیتِ ثواب و تبرک حاصل کردن تقبیلِ ابہامه روا است

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که علمِ غیب حضراتِ انبیاءِ کرام علیهم السلام و اولیائے کرام را حاصل میشود یا نه هو المصوب للجواب۔ علمِ غیب بر دو قسم است (۱) علمِ غیبِ ذاتی (۲) علمِ غیبِ عطائی۔ علمِ غیبِ ذاتی خاصهٔ باری تعالی است و علمِ غیبِ عطائی بواسطهٔ وحی و مکاشفات و مراقبات انبیاء علیهم السلام و اولیائے کرام را بلا شک و شبه حاصل میشود۔ تفسیر کبیر

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

ذکرِ جلی بہتر و افضل است یا خفی هو المصوب للجواب نزدیکِ خواجگانِ سلاسلِ چشتیه و قادریه ذکرِ جلی از خفی بہتر است و نزدیکِ خواجگانِ نقشبندیه ذکرِ خفی از جلی بہتر است اختلاف صرف در افضلیت است بجوازِ هر دو همه خواجگان متفقند۔

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که وقتِ بول و براز کردن رو یا پشت طرفِ قبله برابر کردن درست باشد یا نه هو المصوب للجواب۔ درست نیست بحکمِ حدیث شریف وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا یعنی وقتِ بول و براز روے و پشت بقبله مگردانید چراکه درین بے ادبی و ترک احترام خانه کعبه میشود۔ شامی۔

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که بسوئے قبله شریف پائے دراز کردن چه حکم دارد هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب سوئے قبله مکرمه پائے دراز کردن در هر حالت ممنوع است۔ شرحِ الیاس

چه میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که زنے را شوهرِ خود طلاق دهد مگر زنِ مطلقه از حیض نا امید شده در یصورت عدتِ طلاق بچه طور باشد هو المصوب للجواب در یصورت عدت طلاق بر سه ماه مقرر شده است کل مکمل سه ماه عدتِ زنِ نا امیده است و زنِ خورد ساله و زنِ پیر نیز درین حکم شامل است

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که شخصے زنِ خود را طلاقِ بائن داده و زنش در عدتِ طلاق است شوهرِ او میخواهد که در عینِ عدت مع زنِ مطلقهٔ خود نکاح کند در حالتِ عدت نکاحش درست باشد یا نه هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب شوهرِ زنِ مطلقه را در عدت نکاح کردن جائز است مگر برائے شخصِ دیگر روا نیست۔ هدایه

چه میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که در عدتِ طلاقِ ثلاثه نکاح کردن درست باشد یا نه هو المصوب للجواب۔ بحکم کتاب الله در عدتِ طلاق ثلاثه نکاح کردن ممنوع است کما قال الله تعالی وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے بحکمِ الٰہی بحق وصل شدہ درینصورت مدتِ عدتِ وفاتش چہ قدر باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مدتِ عدتِ وفاتِ زنِ متوفی عنہا زوجہا چہار ماہ و دہ شب است کما قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ؕ بعد از گذشتنِ عدتِ وفات نکاح جائز باشد۔ در دورانِ عدت نکاح ممنوع است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درحالتِ عدتِ طلاقِ رجعی زنِ مطلقہ را زینت کردن رواست یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مطلقۂ طلاقِ رجعی را درحالتِ عدت زینت کردن جائز است بخلافِ عدتِ وفات کہ دران بر وفات وجدائی شوہر غم واظہار حزن لازم است و زیب و زینت کردن منافی آنست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ طلاق بچند نوع است واحکامِ آن چہ باشد هو المصوب للجواب طلاق بر سہ نوع است.

(۱) طلاقِ رجعی۔

(۲) طلاق بائن

(۳) طلاق ثلاثہ

وحکم طلاق رجعی رجوع میباشد درعدت ۔ بہ طلاق رجعی نکاح فاسد نمیشود.

ودر طلاقِ بائن درحالتِ عدت تجدیدِ نکاح لازم میباشد.

ودر طلاقِ ثلاثہ حلالہ لازم است تا وقتیکہ حلالہ نکند شوہرِ اول را زنِ مطلقہ حلال نمیشود کما قال اللہ تعالیٰ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ؕ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درحالتِ عدتِ طلاق خروجِ زنِ معتدہ از خانۂ شوہر رواست یا نہ؟ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب معتدۂ طلاق را درحالتِ عدت از خانۂ شوہر بیرون شدن ممنوع است وبرائے معتدۂ وفات جائز است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حسابِ عدت از کدام وقت معتبر وصحیح است هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب عدتِ طلاق بعد از دادنِ طلاق وعدتِ وفات بعد از وفات یافتن شوہر وعدتِ طلاق وفسخ نکاح فاسد بعد از تفریق قاضی معتبر میباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے درحالتِ سفر وصل بحق شدہ درینصورت زنش عدت وفات درکدام مقام گذارد. هو المصوب للجواب. اگر سفر بطرفِ شہرِ خود از سہ روز کم بودہ باشد درینصورت بشہرِ خود آمدہ عدتِ وفات گذارد واگر پورہ مدتِ سہ روز منزل باشد درینصورت زن مختار است واگر در شہر خود شوہرش وفات یافتہ است پس عدتِ وفات در شہر خود گذاردن لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مستحقِ پرورشِ طفل کدام شخص باشد ومدتِ پرورشِ طفل بحکمِ کتاب تا چند مدت باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب مستحقِ پرورشِ طفل مادر است ومدتِ پرورش ہفت سال است ومدتِ پرورشِ دختر تا وقتیکہ لائقِ حیض شود بعد از مادر مستحقِ پرورش پدر باشد پدر را گرفتنِ طفل در مدتِ پرورش از مادر صحیح نباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حقدارِ پرورشِ طفل کتابیہ باشد یا پدرِ مسلمان هو المصوب للجواب

بحکمِ کتاب مستحقِ پرورشِ طفلِ مسلمان مادرِ کتابیہ است زیرانکہ شفقتِ مادر از شفقتِ پدر زیادہ باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنے از شوہرِ خود نافرمان شدہ در خانہ پدرِ خود سکونت میکند ونفقہ از شوہرِ خود میخواہد بحکمِ کتاب حقِ طلبیدنِ نفقہ میدارد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب زن درصورتِ مذکورہ ناشزہ (نافرمان) است وناشزہ راحقِ طلبیدنِ نفقہ نمیرسد تا وقتیکہ در خانۂ شوہر سکونت اختیار نکند ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ پدر را درحالتِ غیبوبتِ فرزند فروختنِ زمین وجائدادِ مملوکۂ فرزند برائے نفقۂ خود میرسد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب برائے نفقہ پدر را زمین وجائداد مملوکۂ فرزند فروختن جائز نیست البتہ فروختنِ اشیائے منقولہ رواست بشرطیکہ پدر محتاج باشد صحّ بیع عرض ابنہ لا عقارہ لنفقتہ ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ پدر را از امینِ فرزندِ غائبِ خود حقِ طلبیدنِ امانتِ فرزند برائے نفقۂ خود درست باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ پدر را حقِ طلبیدنِ امانتِ پسرِ خود از امین نیست پس بغیر حکمِ پسرِ غائب امین بدادنِ امانت ذمہ وار باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ پسر والدین را در نان ونفقۂ خود صرف کردن جائز باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ والدین را صرف کردنِ مالِ فرزندِ خود در نان ونفقہ رواست. بشرطیکہ والدین محتاج وفقیر باشند ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصِ مقتول کہ قاتلش وحقیقتِ قتلش نامعلوم باشد حکمِ شہادت میدارد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب مقتول درصورتِ مسئولہ حکمِ شہادت نمیدارد وبر ونمازِ جنازہ خواندن لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مسلمانِ راہزن وقطاع طریق کہ درین اعمالِ بد قتل کردہ شود شہید باشد یانہ ھوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب شہید نیست بلکہ نمازِ جنازہ بر وخواندن ہم ناجائز است چراکہ حضرت شیرِ خدا (اسد اللہ) رضی اللہ عنہ درخلافتِ خود نمازِ جنازۂ راہزن، باغی، قطاع طریق نخواندہ اند بدین وجہ کہ نمازِ جنازہ برائے عزت وشرافتِ مردہ شروع شدہ وراہزنان وباغیان وقطاع طریق مستحقِ عزت وشرافت نیستند ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مقتول درحالتِ جنابت لائقِ غسل باشد یانہ ھوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب لائقِ غسل ہست مگر حکمِ شہادت نمیدارد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نسبِ ولدِ معتدۂ طلاقِ رجعی از شوہر ثابت باشد یانہ ھوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ نسبِ ولد از شوہر ثابت میشود ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بعد از انتقالِ شوہرِ نابالغ نسبِ ولد از و ثابت میشود یانہ ھوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب نسبِ ولد از شوہرِ نابالغ ثابت نمیشود چراکہ نابالغ لائقِ علوق نمیباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہرِ زنے از دارِ فانی بدارِ باقی انتقال کردہ وزنش در مدتِ عدتِ وفات فرزندے زائیدہ درینصورت نسبِ ولد از شوہرِ متوفی ثابت باشد یانہ ھوالمصوب للجواب. بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ نسبِ ولد از متوفی ثابت میشود. بشرطیکہ در مدتِ کم از دو سال زائیدہ باشد

اگر پوره دو سال شده باشد درینصورت نسبِ ولد از متوفی ثابت نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درینصورت که شخصے زنِ خود را طلاقِ رجعی داده و زنش در مدتِ عدتِ طلاقِ رجعی فرزند زائید زن و شوہر باہم مختلف شده شوہر میگوید که در مدت عدت زائیده نسبِ فرزند از من است و زن میگوید که بعد از گذشتنِ عدت زائیده شده نسبِ فرزند از شوہرم نیست درینصورت کدام قول معتبر باشد

ہو المصوب للجواب بحکمِ شریعت اگر فرزند درعینِ عدتِ طلاقِ رجعی زائیده باشد و مطلقه بگذشتنِ عدت اقرار نکند درینصورت نسبِ فرزند از شوہر ثابت باشد ورنه از شوہر ثابت نمیشود۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که ختنۂ کودکان در قانونِ اسلام فرض است یا سنت ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنۂ کودکان در قانونِ اسلام سنتِ مؤکده است۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که کودکے قدرتی مادرزاد ختنه شده پیدا شده است بحکمِ کتاب ختنۂ او لازم باشد یا نه اگر لازم باشد چه طور کرده شود ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنۂ کودکان ضروری باشد درصورتِ مذکوره قدرے پوست از اندامِ مخصوص بغرض باقی ماندنِ نشانِ سنت بُریده شود مجموعه فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که شخصے بالغ غیرِ مسلم که اسلام قبول کرده باشد درینصورت ختنه اش لازم باشد یا نه؟ اگر ضروری باشد پس بچه طور کرده شود ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب ختنه اش ضروری است بهر طور که ممکن باشد بدستِ خود کرده باشد بدستِ دیگر نکند چراکه ختنه در اسلام سنت است و سترِ عورت فرض است برائے سنت ترک کردن ممنوع باشد مجموعه فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که درمیانِ دو عید تقریبِ شادی کتخدائی جائز باشد یا نه ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئوله شادی کتخدائی در ہر حالت روا است بشرطیکه یومِ شادی یومِ عید و جمعه نباشد چراکه درینحالت خوشی عروسی کردن مخل نمازِ جمعه و عید باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که درختان نہالیده کرده شخصے در زمینِ غیر ملکیتِ مالکِ زمین باشد یا حقِ نہال کننده؟ ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درختان ملکیتِ نہال کننده باشد اگر مالکِ زمین قیمتش ادا کند پس ملکیتِ او باشد و اگر درختان خودرُوئیده باشد درینصورت درختان تابعِ زمین باشد۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که در حالتِ حیض ہمراہِ زنِ خود ہمبستر شدن درست باشد یا نه؟ و اگر از ہمبستر شدن حمل پیدا شود درینصورت نسبِ حمل حلال باشد یا حرام؟ ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئوله جماع کردن حرام است و حکمِ حرمتِ حمل ثابت نیست و ثبوتِ نسبِ ولد ازین جماع لازم باشد۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئله که گریختن از وطن از خوفِ طاعون و امراضِ دگر بحکمِ کتاب جائز است یا نه ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب گریختن از امراضِ خدائی و آفاتِ سماوی ممنوع است البته از بیرون آمدن بمقامِ طاعون و دگر امراضِ متعدی خوب نیست چراکه بحکمِ تدبیرِ انسانی حفاظتِ جان لازم است۔ تفسیر روح البیان

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئله که چیزِ ہبه کرده شده واپس کردن صحیح باشد یا نه؟ ہو المصوب للجواب بحکمِ کتاب رجوع کردنِ واہب در ہبهٔ خود ممنوع است بحکمِ کتاب ہفت چیز مانعِ صحت رجوعِ ہبه اند

(۱) زیادتِ اتصال مثلِ غرسِ درختان و تعمیرِ مکان۔

۲ موت احد العاقدین
۳ عوضِ ہبہ
۴ خروجِ شئ موہوب از ملک موہوب لہ،
۵ زوجیت۔
۶ قرابتداری۔
۷ ہلاکِ شئ موہوب

مجموع این صورتہا در حروفِ (دمعُ خزقہ) آمدہ (د) بر زیادت (م) بر موت (ع) بر عوض (خ) بر خروج (ز) بر زوجیت (ق) بر قرابت و (ہ) بر ہلاکت دلالت میکند (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تربیتِ سگان در خانۂ خود جائز است یا نہ؟ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب تربیتِ سگان برائے شکار و حفاظتِ خانہ و فصل وغیرہ ضروریات جائز است از نصوصِ قطعی ثابت است البتہ تربیتِ سگانِ مضر و گزندہ ممنوع باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ عقدِ سلم در قانونِ اسلام درست است یا نہ؟ اگر درست باشد پس بچند شرائط درست باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب صحتِ عقدِ سلم مشروط بہشت شروط است (۱) علم (۲) جنس (۳) نوع (۴) قدر (۵) وصف (۶) اجل (میعاد) (۷) موضع ایفار (۸) راس المال - چنانچہ شاعرے در اشعارِ خود جمع کردہ

صحتِ عقدِ سلم را شرط ہا شد بخلل — علم و جنس و نوع و قدر و وصف شد پنجم اجل
موضعِ ایفار راس المال ہم باید یقین — لیک نزدیک امام المتقین صدرِ اجل

بموجودگی شرائطِ مذکورہ عقدِ سلم بلا شک و شبہ درست باشد - (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قبل از دوختنِ جامہ خیاط مستحقِ اجرتِ خود باشد یا نہ؟ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب خیاط قبل از تیار کردنِ جامہ حقدارِ اجرت نیست - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نان پز قبل از پختنِ نان مستحقِ اجرتِ خود باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب نان پز قبل از پختن و بیرون کردنِ نان از تنور مستحقِ خواستنِ اجرتِ خود نیست - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بسوختنِ نان در تنور نان پز ذمہ وار باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بسوختنِ نان در تنور نان پز بدادنِ قیمت یا نانِ دگر ذمہ وار نیست چراکہ سوختنِ نان از وصادر نشدہ است - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ رنگساز بہلاک شدنِ جامہ مالک را ذمہ وار باشد یا نہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ رنگساز ذمہ وار نیست زیراکہ جامہ در دستِ رنگساز امانت میباشد و بہلاک شدنِ امانت ضمان نیست - ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در کدام کدام اشیار اجارہ صحیح است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب صحت اجارہ در اشیار مندرجہ ذیل درست باشد

(۱) مکانات (۳) دکانات (۴) اراضی (۴) حیوانات (۵) جامہ - در مکانات و دکانات بیان و تشریح ضروری نیست بلکہ مستاجر ہر عمل و ہر کارے کہ در انہا میخواہد میتواند کرد سوائے کار آہنگری و گازری و آسیاگری کہ ازین اعمال خرابی مکانات و تعمیرات میشود

ہدایہ۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اجرت وتنخواہ گرفتن براذان وتعلیمِ قرآن۔ وتعلیمِ علمِ فقہ۔ وتفسیر۔ وامامت وقضا۔ ودگرامورِ دینیہ در قانونِ اسلام درست باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیکِ علمارِ متقدمین گرفتنِ تنخواہ برامورِ مذکورہ ممنوع است ونزدیک علمائے متاخرین رواست وفتوی ہم برین کردہ شدہ است چراکہ بہ نگرفتنِ تنخواہ سدِ باب امورِ دینی میشود۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ آیاتِ سجدہ نزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم رحمہ اللہ چند اند هوالمصوب للجواب آیاتِ سجدہ درقرآن شریف نزدیکِ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ چہاردہ اند کہ بخواندن و شنیدنِ آنہا سجدۂ تلاوت لازم میشود۔ درسورہ الحج نزدیکِ امامِ اعظم رح سجدۂ اول معتبر است ثانی معتبر نیست وکیفیتِ سجدہ اینکہ بشرائطِ نماز درمیانِ دو تکبیر بغیرِ رفعِ یدین وتشہد وتسلیم سجدہ کردہ باشند۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر آیتِ سجدہ درمجلسِ واحد مکرر خواندہ شود۔ درین صورت دو سجدہ لازم میشوند یا یک سجدہ کافی باشد؟ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت یک سجدہ کافی است حاجتِ دو سجدہ کردن نیست البتہ اگر مجلس متبدل شود پس دو سجدہ کردن لازم باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر خارج ازنماز آیتِ سجدہ خواندہ سجدۂ تلاوت کند بعد ازان ہمان آیتِ سجدہ درنماز دوبارہ خواند درینصورت یک سجدہ کافی باشد یا سجدۂ دیگر درنماز ضروری باشد هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت سجدۂ دیگر درنماز ضروری است زیراکہ سجدۂ خارجی

بجائے سجدۂ صلوتیہ قائم نمیشود البتہ اگر خارج ازنماز سجدۂ تلاوت نکند پس درینصورت یک سجدہ کافی باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر قصدِ شنیدنِ آیتِ سجدہ نباشد واز کسے اتفاقاً شنیدہ شود درینصورت برسامع سجدۂ تلاوت لازم میشود یانہ؟ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب بخواندن وشنیدنِ آیت سجدہ سجدۂ تلاوت لازم میشود خواہ امام باشد خواہ مقتدی خواہ منفرد بقصد باشد یا غیرِ قصد البتہ اگر درنماز مقتدی آیتِ سجدۂ تلاوت کند پس درینصورت سجدۂ تلاوت نہ برمقتدی لازم باشد نہ برامام علاوہ ازین درہر صورت سجدۂ تلاوت برخوانندہ وشنوندہ ہردو لازم است زیراکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ انما السجدۃ علی من سمعہا وعلی من تلاہا وکلمت علی کلمۃ الایجاب وہما غیر مقیدۃٍ بالقصد۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درنماز از خارج آیتِ سجدہ شنیدہ برمصلی سجدۂ تلاوت لازم میشود یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ بعد از فراغتِ نماز سجدۂ تلاوت کردن لازم باشد درنماز ممنوع است۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر درنماز آیتِ سجدہ خواند وسجدۂ تلاوت فراموش شود درینصورت آن سجدہ خارج ازنماز کردن لازم باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب قضائے سجدۂ صلاتیہ بیرونِ نماز منع است زیراکہ سجدۂ صلاتیہ از سجدۂ خارجی قوی است پس قوی تابعِ ضعیف نمیشود (ذخیرہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ علامت وشناختِ شکاری شدن سگان وبازان چہ باشد هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب علامتِ شکاری شدن سگان وبازان اینکہ سہ دفعہ از گوشت صید نخورند

وبخواندنِ شکاری مے آید وبراندن میروند وقتِ روان کردن حیوانِ شکاری خواندنِ بسم اللہ ضروری ولازم است ورنہ گوشتِ صید حرام باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بوقتِ خلاص کردنِ تفنگِ چرہ دار بسم اللہ خواندہ شود شکارش حلال باشد یا حرام هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب شکاریکہ بہ بندوق چرہ دار کشتہ شود حرام است تا وقتیکہ زندہ حلال کردہ نشود خوردنِ آن حرام است ہمین طور ہر صیدیکہ زندہ یافتہ شود حلال کردنش ضروری باشد ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شکارِ تیر خوردہ مع تیر غائب شد شکاری در طلبش بود کہ ناگہ او را مردہ یافت درین صورت شکار حلال است یا حرام هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ شکار حلال است زیراکہ شکاری در طلبش بکار دیگر مشغول نگردیدہ ونہ از طلبش نشستہ البتہ اگر بکارِ دگر مشغول شد یا نشست شکار حرام باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ غسل دادنِ مردۂ غریقِ دریا در قانونِ اسلام واجب باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب بلاشک وشبہ غسل دادن لازم باشد بغرق شدن از مُردہ غسل ساقط نمیشود ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے از ہشت سال مفقود الخبر است وزنش از وجہ نان ونفقہ مجبور شدہ ہیچکس کفیلِ نان ونفقہ اش نیست درینصورت زنِ مفقود نکاحِ ثانی خود میتواند کرد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است بقولِ حضرتِ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بعد از نود سال بموتِ مفقود حکم دادہ میشود زنش بعد از نود سال عدت گذاردہ نکاحِ ثانی میتواند

کرد ۔ وحضرتِ امامِ شافعی وامامِ احمد رحمہما اللہ ہم برین قول فتویٰ میدہند وحضرتِ امام ابویوسف رحمہ اللہ مدتِ مفقود بیک صد سال مقرر میکنند وحضرتِ امامِ حسن بروایتِ امامِ ابوحنیفہ رحمہ اللہ مدتِ مفقود یکصد وبیست سال میگویند ۔ وحضرتِ امامِ مالک رحمہ اللہ چہار سال وده روز میفرمایند بوقتِ ضرورت اکثر احناف بقولِ امامِ مالک رحمہ اللہ فتوی میدہند لیکن درین حکم اجازتِ حاکمِ وقت شرط باشد قبل از مدتِ مفقود بحکمِ قاضیِ حکومت اولاد وزنِ مفقود را نان ونفقہ از مالش مقرر کردہ شود ۔ در صورتِ عدمِ وجودِ مالِ مفقود حکم استدانت است یعنی زنش قرض گرفتہ در نان ونفقۂ خود صرف کردہ باشد وادائیگی قرض از مالِ شوہرش باشد ۔ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حجام یا داغ دہندہ یا رگزن شخصے را زخمی کند واز ان ہلاک شود درینصورت نامبردگان ضامن میشوند یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ حجام وداغ دہندہ ورگزن ضامن نمیشوند تا وقتیکہ از جائے معتاد ومقررہ تجاوز نکنند تاوان وضمان لازم نمیشوند البتہ اگر جائے فصد وداغ ومقامِ حجامت خطا کند وہلاکت شخصے گردد پس درینصورت ضمان لازم باشد ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر از دستِ چوپان (راعی) بوقتِ چرانیدن گوسفندان گوسفندے ہلاک شود درینصورت ضمان بر چوپان لازم میشود یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب بر چوپان ضمان نیست زیراکہ چوپان امین است وبر امین ضمان نیست ۔ چونکہ چوپان را تصرف حفاظت وچرانیدن دادہ شدہ لہذا چوپان مالک تصرف گردیدہ است پس گویا کہ از دستِ مالک خود ہلاک شدہ باشد ۔ بر چوپان قیمت دادن لازم نیست ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے را در ادائیگی قرضِ حسنِ او از قیمتِ سرِ زن دادہ شود ازین صدقہ وخیرات روا باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ از قسم قرضِ حسنہ وصدقہ وخیرات

درست باشد زیراکہ مالک قرضِ حقِ قرضِ خود گرفتہ است وبہ بُطلان صفت شی بُطلان شی لازم نمیشود واگر رقم مذکورہ بعوض وبدل تبدیل کردہ شود باعثِ دفعِ غم خواہد گردید، عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخص سودخور کہ از سود توبہ کند بمالِ حرام کہ نزدش جمع شدہ باشد چہ کند ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب مالِ حرام صدقہ وخیرات کند زیراکہ تضییع مالِ حرام است ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ حرام در تعمیرِ مساجد صرف کردن صحیح باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب تعمیرِ مساجد بمالِ حرام درست نیست البتہ درصورت تبدیل رقم مال حرام بمال حلال درست میشود مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی رح

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بانی مسجد را دعوی ملکیتِ مسجد صحیح باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بعد از اعلان بانی بخواندنِ نماز ملکیت بانی زائل میشود پس فروخت وخرید وہبہ کردن مسجد حرام است، ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر قدرے حصہ راہ در مسجد شامل کردہ شود یا قدرے حصہ از مسجد در راہ شامل کردہ شود این بحکم کتاب درست باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب بلاشک ہر دو درست است زیراکہ درین فائدہ عوام الناس است کما قال فی الکنز وان جعل شیئاً من الطریق مسجدا صح کعکسہ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ علامت بلوغ کودکان ودختران چہ باشد وبچند سال بلوغ ثابت میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب علامتِ بلوغ کودک احتلام است ونشانِ بالغ شدنِ دختر حاملہ گردیدن است ودرصورت عدم احتلام وحمل مدتِ بلوغ کودک ہژدہ سال است ومدت بلوغ دختر ہفدہ سال بنابر قول غیر مفتی بہ وبقول مفتی بہ پانزدہ سال درحق کودک ودختر ہر دو مقرر است ادنی مدت بلوغ کودک دوازدہ سال وادنی مدت بلوغ دختر نہ سال است اگر درین مدت کودک یا دختر اقرار بلوغ کند صادق باشد بشرطیکہ از ظاہر حال مخالف

نباشد۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اخیری مدتِ صحتِ دعوی شفعہ تا چند باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اخیری مدتِ دعوی شفعہ یک ماہ است بعد ازان دعوی شفعہ مسموع ومقبول نیست۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ ابریشم درحقِ مردان چہ قدر جائز است ودر کدام وقت ممنوع میباشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب استعمال ابریشم برائے مردان قطعاً حرام است البتہ بمقدارِ چہار انگشت حلال باشد بالین وفرش ابریشم نیز حلال است زیراکہ بر فرشِ ابریشم نشستنِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم از روایات ثابت شدہ است ودر غزوات برائے حفاظتِ جان ہم جائز است۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ انگشتری ہائے مہری برائے کدام کدام اشخاص جائز است ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب انگشتر ہائے مہری برائے قاضی وحاکمِ وقت روا است عوام الناس را خوب نیست انگشتری از نوع سیم درست باشد سنگی وآہنی وزری حرام است زیراکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمودہ اند۔ ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ آباد کردنِ زمینِ کوہی وصحرائی دعوی ملکیت درست میشود یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اگر بحکمِ حاکم وقت آباد کردہ باشد دعوی ملکیت درست باشد زیراکہ مالک زمین صحرائی وکوہی حاکم وقت میباشد ھدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ کشت کاری زمین بقانونِ شرعی چہ طور باشد و در چند وجوہات مزارعت درست میشود هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب مزارعتِ زمین در سہ صورت جائز میباشد۔

(۱) اینکہ زمین وتخم یک شخص را باشد وعمل وقلبہ دگر کس را۔

(۲) اینکہ زمین یک شخص را باشد وتخم وعمل وقلبہ دگر کس باشد

(۳) عمل یک شخص کند وتخم وزمین وقلبہ دگر کس را باشد

درین سہ صور تہائے مذکورہ مزارعت درست باشد واین صور ثلاثہ مجوزۂ مزارعت را شاعرے در نظم آوردہ است ؎

زمین تنہا عمل تنہا زمین با تخم اے عاقل

ورائے این سہ صورت دان ہمہ ناجائز و باطل (هدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر مجنون یا کودکِ نابالغ بر کسے شمشیر بکشد واز دستِ آن کس مجنون یا کودک قتل شود درینصورت قصاص ودیت لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب در صورتِ مسئولہ صرف دیت لازم میشود زیرا کہ صبی ومجنون معصوم النفس اند بکشیدن شمشیر عصمتِ نفسِ کودک ومجنون ساقط نمیشود۔ بہ وجہ عدم اختیار الیشان مگر دفع شر از نفس خود بہر کس لازم است بنا برین بر قاتلِ کودک ومجنون قصاص لازم نیست۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ برائے واپس گرفتنِ مالِ مسروقہ از سارق کشتنِ سارق درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب در صورت مسئولہ اگر واپس کردنِ مالِ مسروق بغیر از کشتنِ دزد ممکن نباشد قتلِ سارق مباح باشد وبر قاتلش قصاص لازم نمیشود ورنہ بقتل سارق قصاص واجب باشد۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر از تنورِ شخصے آتش در انبارِ گندم وجوافتادہ لبسوزد بہ مالکِ تنور تاوان ونقصان انبار لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب تاوان ونقصانِ سوختنِ انبار بر مالکِ تنور لازم نیست زیرا کہ این فعلِ اختیاری نیست ومواخذہ بر فعلِ اختیاری میباشد (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے غیر مسلم میگوید کہ اللہ تعالی بر ذاتِ خود وبر پیدا کردنِ شریک والدین برائے خود قادر است واستدلال بر إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ میکند استدلالش درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب استدلال غیر مسلم غلط است خداوند پاک بر ذاتِ خود وبر پیدا کردنِ شریک خود ووالدین قادر نیست زیرا کہ ازین حدوثِ ذاتِ باری تعالی لازم میشود زیرا کہ ہر مقدور حادث میباشد اگر خداوند تعالی بر ذاتِ خود قادر شود پس ذاتِ او مقدور گردد قدیم نماند حالانکہ ذات وصفاتِ خداوند پاک قدیم است وشریکِ باری ووالدین او ممتنع اند۔ اگر خداوند تعالی برانہا قادر شود پس ممکن شوند واین خلف وخلافِ مفروض است بنا بران خداوند تعالی بر ذاتِ خود وبر پیدا کردن شریک باری وغیرہ ممتنعات قادر نیست واطلاقِ شی باعتبارِ مفہوم وجود اگر چہ بر خداوند پاک ہم میشود۔ مگر در آیتِ مذکورہ بالا مراد از شی اشیاء ممکنہ است ممتنعات از اطلاقِ حکمِ خداوند تعالی خارج اند۔ کما ہو الظاہر من کتبِ علم الکلام وعقائد الاسلام۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے غیر مسلم میگوید کہ اللہ تعالی بر عرشِ خود نشستہ عدالت میکند ودلیل بر آیت ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پیش میکند دلیلش درست است یا غلط هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب شخصِ غیر مسلم غلط میگوید خداوند تعالی از نشستنِ امکانی بلکہ از جملہ صفاتِ ممکنہ مبرا و پاک است وآیتِ مبارکِ مذکورۂ بالا از متشابہات است۔

علاوہ ازین در محاورہ واصطلاح عرب معنی استوا مع صلۂ کلمۂ علی بر استعلا دلالت میکند

ومع الی بمعنی قصد وارادہ استعمال میشود۔ برائے خداوند تعالی صفاتِ ممکنہ ثابت کردن کفر و زندقہ است۔ تفسیر کبیر

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے قول بر حدوثِ قرآنِ پاک میکند درحقِ او حکمِ شریعت چیست هو المصوب للجواب۔ قول بر حدوثِ قرآنِ پاک کفر است قرآنِ حکیم باعتبارِ مفہوم کلامِ نفسی قدیم است۔ البتہ اَشکالِ حروف وکلماتِ منقوشہ، متلفظہ، مرکبہ حادث اند ونزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ پاک عبارت از معانی ومفہوم است وآن صفاتِ باری تعالی قدیم اند (شرح عقاید نسفی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اکثر حاکمانِ حکومتہائے اسلامی عشرِ اراضی از رعیتِ خود میگیرند درینصورت دوبارہ دادنِ عشر بر مالکِ زمین لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب ولایت و اختیارِ گرفتنِ خراج، زکوۃ، وعشر حاکمانِ حکومتہائے اسلامی را میباشد اگر حاکمِ حکومت مسلمان باشد پس دوبارہ دادنِ عشر بر مالکانِ زمین لازم نیست واگر حاکمِ ملک در مصارف خود صرف نکند پس شخصے کہ توانگر وذی اقتدار باشد احتیاطاً عشر دوبارہ دادہ باشد مفتی بہ وبہتر ہمین است واگر باوجودِ این دوبارہ ندہد ہم الزام وگناہ نباشد لیکن بوقتِ ادائیگی عشر نیت تصدق کردن لازم است۔ (عالمگیری)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دہ اشخاص شخصے را قتل کنند در قصاصِ یک شخص ہمان دہ افراد را در قصاص قتل کردہ میشوند یا نہ هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب بلاشک وشبہ دہ اشخاص در قصاص یک شخص قتل کردہ میشوند ہمچنین یک شخص در قصاصِ دہ اشخاص قتل کردہ میشود۔ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ در زمانۂ خلافتِ خود دہ اشخاص را در قصاصِ یک

شخص قتل کردہ بودند۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر دو شخص دستِ کسے قطع کنند درینصورت قصاص لازم باشد یا دادنِ دیت هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب درصورت مذکورہ قصاص قطعِ دست ساقط گردیدہ دیت لازم میشود بہر دو قطع کنانِ دست دیتِ دستِ مقطوع لازم است۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے شخصِ دگر را بہ تیر زدہ تیر از وے گذشتہ دگر کس قتل کند درینصورت چہ حکم باشد هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ درحقِ مقتولِ اول حکمِ قصاص است ودرحقِ مقتولِ ثانی دیت لازم باشد۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در بُریدن وتراشیدنِ ریش بحکمِ کتاب دیت یا قصاص لازم میشود یا نہ هو المصوب للجواب۔ بحکمِ کتاب این مسئلہ مختلف فیہا است

نزدیکِ حضرتِ امامِ مالک وامام شافعی رحمہما اللہ درین حکم حکومتِ عادل معتبر است

ونزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہ بُریدن وتراشیدنِ ریش دیت واجب است زیرا کہ ریش زینتِ مردان است پس مثلِ اندام است ودر قطعِ اندام قصاص یا دیت لازم میشود۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دیتِ قتلِ انسان چہ قدر باشد وکفارہ اش چہ باشد هو المصوب للجواب۔ بحکمِ قانونِ شرعی دیتِ قتلِ انسان صد شتران یا یکہزار دینار یا دہ ہزار درہم است و کفارہ اش آزاد کردنِ رقبۂ مؤمنہ یا روزۂ دو ماہ است کما قال اللہ تعالی وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ واین حکم نزدیکِ حضرت

امام اعظم است ونزدیکِ حضرت امام شافعی رح دیتِ انسان دوازده ہزار درہم است (۱۲۰۰۰) دلیلش حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہ است ان رَجُلاً قُتِلَ فجعلَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفاً رواہ ابوداؤد والترمذی

و دلیل حضرتِ امام اعظم رحمہ اللہ حدیثِ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما است ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ بالدیۃ فی قتیل بعشرۃ الاف درہم ۔ (ھدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نذر لغیر اللہ جائز است یا نہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب اگر غیر اللہ را ناذر معبود داند درینصورت نذر کردن بنام غیر اللہ شرک صریح وحرام باشد واگر غیر اللہ را معبود نداند بلکہ ایصال ثواب نذرِ خود بروحش مقصود او باشد درینصورت بلاشک وشبہ نذر لغیر اللہ جائز است زیراکہ ایصالِ ثوابِ نذر بہ زندہ ومردہ ہر دو میرسد در حقِ مردہ خیرات باشد و زندہ مالکِ نذر میشود ۔ فتح القدیر

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نذر بچند قسم است ھوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نذر بر دو نوع است

(۱) نذرِ مطلق

(۲) نذرِ مقید

مصرفِ نذرِ مطلق عام میباشد ومصرفِ نذرِ مقید خاص است ونذرِ مقید ہم بر دو قسم است

۱ نذرِ مقید بمکان

۲ نذرِ مقید بشخصِ معین

نذرِ مقید بمکانِ مخصوص بمکان باشد مثلاً درگاہِ حضرت پیر بابا صاحب رحمہ اللہ یا درگاہِ حضرت کاکا صاحب رحمہ اللہ وغیرہ مکاناتِ متبرکہ مخصوصہ بزرگانِ دین ۔

نذرِ مقید بشخص معین مثلاً پیر بابا صاحب یا حضرت کاکا صاحب یا حضرت خواجہ اجمیری رحمہ اللہ

یا حضرت غوثِ اعظم شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یا بزرگِ دیگر از بزرگان حیات ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زید نیت کرد کہ اگر فلان حاجتم حسب مرادِ من بر آید گاؤ یا گوسفند خواجہ حضرت شاہ عبدالقادر غوث صمدانی رحمہ اللہ یا خواجہ اجمیری یا حضرت پیر بابا صاحب رحمہ اللہ را خواہم داد وبعد از حصولِ مراد حیواناتِ مندرجہ بالا بنام خدا جل جلالہ ذبح کردہ بہ درویشان خورانیدہ ثوابِ طعام وفاتحہ بارواح خواجہ گان مذکورہ بخشید ۔ درینصورت خوردنِ گوشت جانورانِ مذکورہ جائز است یا نہ ونسبت بسوئے غیرِ خدا وتشہیر بنامِ بزرگانِ دین موجبِ حرمتِ آنہا میشود یا نہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب بنفسِ تشہیر بنامِ بزرگانِ دین اشیاء مذکورہ حرام نمیشوند کما قال اللہ تعالی فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وقال ایضا وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ماموصولہ در آیات مذکورہ برائے عموم وشمول است ۔ رسالہ اعلاء کلمۃ اللہ ص۵ مصنفہ اعلیحضرت قبلۂ عالم پیرِ روشنضمیر حضرت مہر علیشاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ (گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ جانوریکہ اورا در عربی سائبہ ودر ہندی سانڈ گویند آنرا بنامِ غیرِ خدا رہا کنند چنانچہ دستورِ قومِ ہنود است اگر کسے مسلمان آنرا بنامِ خداوند پاک ذبح کردہ گوشتِ او پختہ یا بریان کردہ خورد درین صورت خوردنِ گوشتِ آن حلال باشد یا حرام ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب خوردنِ گوشتِ آن جانور قبل از ادائے قیمت بمالکش اختلاف است نزدِ بعض علماء حلال است ونزدِ بعضِ حرام مفتی بہ وصحیح اینکہ حرام است زیراکہ بہ رہا کردنِ آن جانور ملکیتِ مالک باطل نشدہ پس اگر مالک باسم اللہ ذبح کند یا غیر مالک باذن مالک ذبح کند حلال باشد واگر بغیرِ اذنِ مالک ذبح کردہ شود حکمِ آن غصب است حرمتش بوجہ

غصب باشد نہ بدین وجہ کہ تشہیر بنامِ غیراللہ کردہ شدہ است۔
درفتاوی عالمگیری آوردہ مسلمٌ ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارھم اوالکافرلاٰلھتھم تؤکل لانہ سم اللہ تعالیٰ علیہ ویکرہ للمسلم کذافی التاتارخانیۃ ناقلاً عن جامع الفتاوی۔

درفوائد برہانی نوشتہ مجوسی گاوے بمسلمانے داد کہ بنام نار ذبح کند مسلمان آنرا بنامِ خدا ذبح نمود گوشتِ آن حلال است۔ پس اگر شرکے یا مسلمانے بنام بزرگے جانور رہا کند خوردنش حرام نیست۔ زیراکہ ازین انتساب خللے ونقصانے واقع نشدہ خصوصاً وقتیکہ مسلمان آن جانور را برائے فاتحہ وایصالِ ثواب بزرگے بغرضِ فربہ شدن رہا کردہ باشد۔

رہا کردنِ جانوران بغرضِ تقرب خدا وایصالِ ثواب بارواحِ بزرگانِ دین درست است بشرطیکہ دروقتِ ذبح بنام خدا بغرضِ تقرب وایصالِ ثواب بزرگانِ دین قصد کردہ باشد جامع الفتاوی۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مالِ منذور یا صدقۂ فطر بہ فقراو مساکینِ غیرمسلم دادن روا باشد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب درست است بخلاف زکوۃ کہ دادنِ آن مخصوص بمسلمان است غیرمسلم را دادنش ممنوع است۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ خانہ کعبہ (بیت اللہ) بر روضۂ مطہرۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم افضلیت میدارد یانہ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات ثابت شدہ لہذا بحکم شرافۃ المکان بالمکین مقامِ روضۂ مطہرۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر خانہ کعبہ بلکہ برجملہ امکنۂ دنیا افضل وبہتر است ہمین مفتی بہ ومتفقۂ علمارکرام است۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بیعتِ مروجہ فی زماننا سنت باشد یا فرض یا واجب ثبوتِ شرعی این چیست و سلسلۂ پیری ومریدی طریقت از کدام زمانہ شروع شدہ وفائدہ ازان چہ باشد؟ ھوالمصوب للجواب بحکم کتاب بیعتِ مروجہ طریقۂ سنت است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتقوی وپرہیزگاری درزمانۂ خود میفرمودند چنانچہ از مستوراتِ انصار بر ترک کردنِ نوحہ واز فقرا مہاجرین بر ترک کردنِ سوال بیعت فرمودہ بودند۔

وفائدہ ازین کثرتِ ذکرالٰہی وزہد وتقوی است واطمینانِ قلبی واخلاص وترکِ ماسوی اللہ از نتائج آن میباشد زیراکہ سنت اللہ برین جاری شدہ کہ بغیرِ صحبتِ علمار علم وبغیرِ مجلسِ خیاط خیاطت وبلاصحبتِ آہنگر آہنگری ہرگز حاصل نمیشود ہمچنان بغیرِ صحبتِ اولیاء اللہ سکینہ واطمینانِ قلب ناممکن است۔ مولانائے روم رح میفرماید

صحبتِ صالح ترا صالح کند	صحبتِ طالح ترا طالح کند
یک زمانہ صحبتے با اولیار	بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو سنگ خارا ومرمر بوی	گر بصاحبدل رسی گوہر شوی

ایضاً

اولیا راہست قدرت از آلہ	تیرِ جستہ باز گرداند زراہ

صحبتِ دوستانِ خدا کیمیائے معرفت است۔ بمضمونِ بیعت مذکورہ از صحیح بخاری وابنِ ماجہ ثابت است۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ یک شخص درمدت العمر ازمتعدد پیرانِ زمانہ خود مرید میتوان شد یانہ ھوالمصوب للجواب یک شخص بغرضِ تبرک وفیض حاصل کردن ازمتعدد پیران مرید میتوان شد بشرطیکہ تحقیر وتوہین پیرِ اول نکند البتہ آن شخص مستثنی است کہ جذبۂ عشق ورابطہ کمالی محبت پیرِ اول

بدیگر جاہیلان ندہد۔ (مکتوباتِ شریف اعلیٰحضرت جناب قبلۂ عالم پیر صاحب گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قابلِ ارشاد وتلقین کدام شخص باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب قابلِ ارشاد وتلقین شخصے باشد کہ علاوہ ازعلمِ دین ضروری براوصافِ مندرجہ ذیل موصوف باشد۔

(۱) متقی

(۲) ازگناہان کبائر مجتنب۔

(۳) غیرِ مصر بر صغائر.

(۴) زاہد عابد

(۵) براشغالِ اذکار دوام کنندہ۔

(۶) عامل امرِ معروف ونہی عن المنکر

(۷) ذوفہم

(۸) مستقل الرائے

(۹) ازصحبتِ پیرِ کامل فیض یافتہ

(۱۰) سندواجازت حاصل کردہ باشد۔

مکتوباتِ شریفِ اعلیٰحضرت قبلۂ عالم جناب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ درمیانِ طریقت وشریعت فرق واختلاف ہست یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب طریقت ازشریعت مخالف نیست شریعت نام ہدایات وارشادات خدا ورسول است وطریقت برآن بطرزِ صحیح عمل کردن میباشد۔ (احیاء العلوم)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در اصطلاح صوفیائے کرام معنی ولی چیست ودر طریقۂ سلوک بہ طے کردن کدام کدام مقامات انسان مستحقِ ولایت میشود ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب چون سالک سائر الی اللہ بعد ازمشاہدۂ تجلیات (ھو الظاہر) ونیز تجلیات (ھو الباطن) اولاً بحسب خصوصیات وتمیزات وثانیا بافنا ربعض تمیزات درمرتبہ جمع فنا حاصل کردہ درمقام جمع الجمع برسد آنگہ مستحقِ مرتبۂ ولایت میشود وآن را ولی میگویند (مکتوبات پُربرکات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قوالی کہ درخاندانِ چشتیہ مروّج است درشریعت جائز است یانہ ھو المصوب للجواب قوالی بر پنج نوع است کما قال فی العوارف قال ابوبکر الکتانی السّماع علی خمسة اوجهٍ

(۱) سماع العوام علی متابعة الطبع

(۲) وسماع المريدين رغبة ورهبة

(۳) وسماع الاولياء روية الآلآء والنعماء

(۴) وسماع العارفين على مشاهدةٍ

(۵) وسماع اهل الحقيقة على الكشف۔ ولكل واحد من هؤلاء حضورٌ ومقامٌ صاحبانِ این مقامات را قوالی جائز است بغیرِ ایشان اہلِ ہوا را روا نیست لاهلها حلالٌ ولغير اهلها حرام (احیاء العلوم)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بذریعۂ آلۂ مکبر الصوت (لاوڈ سپیکر) شنیدنِ وعظ جائز باشد یانہ ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب چونکہ آلۂ مکبر الصوت برائے افادہ واستفادہ ایجاد کردہ شدہ لہذا بشرطِ ضرورت شنیدنِ وعظ وخطبہ بذریعۂ آلۂ مذکورہ جائز باشد البتہ نماز درآلۂ مذکورہ جائز نیست

چہ میفرمایند علمار دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ہمراہِ روپیہ کالدار ونوٹ کہ تصویر دار باشد خواندنِ نماز جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب از جہتِ ضرورتِ عامہ وعمومِ بلوی خواندنِ نماز مع تصویر دار روپیہ ونوٹ جائز است ۔ (مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی صاحب رحمہ اللہ)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ به بول کردنِ حیوانات وقتِ خرمن غلہ پلید میشود یانہ واگر پلید میشود طریقہ پاک کردنش چہ باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب (۱) بشستن (۲) وہبہ کردن (۳) وخوردن (۴) وفروختن (۵) وتقسیم کردن غلۂ مشترکہ درمیانِ حصہ داران بحکمِ ضرورتِ عامہ وعمومِ بلوی کل غلۂ خرمن پاک میشود زیراکہ ضائع کردنِ مال در قانونِ شرعی ممنوع است ۔ شامی صـ ۳۳۸

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بطرفِ حضرت خواجہ اجمیری رحمہ اللہ این قول منسوب شدہ مشہور است کہ خواجہ صاحب فرمودہ اند وقتے من بزیارتِ خانہ کعبہ مشرف میشدم ہنوز خانہ کعبہ خود بزیارتِ من میآید آیا این درست است وممکن باشد یانہ هو المصوب للجواب. این بنابر کرامت ممکن ودرست است وکراماتِ اولیا برحق است چنانچہ در شامی صـ ۹۷۴ می نویسد ثم قال والانصاف ما ذكره الامام النسفي حين سئل عما يحكى ان الكعبة كانت تزور واحدا من الاولياء هل يجوز القول به فقال نقض العادة على سبيل الكرامة لاهل الولاية جائز عند اهل السنة وعبارة النسفي في عقائده وكرامات الاولياء حق فتظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولي من قطع المسافة البعيدة في المدة القليلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشي على الماء والهواء وكلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجه من البلاء وكفاية المهم في الاعداء وغير ذلك

من الاشياء

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر بکرامتِ بزرگے خانہ کعبہ از مقامِ خود جنبیدہ بدیگر جا نقل کند درین صورت نماز بچہ کیفیت خواندہ شود وکدام مقام خانہ کعبہ (قبلہ) باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب درینصورت نماز بجانبِ میدان وہوارِ خانہ کعبہ خواندہ میشود کما قال فی الشامی صـ ۹۷۴ لو ذهبت الكعبة لزيارة بعض الاولياء فالصلوة الى هوائها۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صادر شدنِ کارِ خلافِ عقل وخرقِ عادت در تعریف جادو ہم میباشد پس فرق درمیانِ معجزہ وکرامت وجادو چہ باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب خرقِ عادت اگر از نبی باشد معجزہ است واگر از ولی متبعِ شریعتِ نبی زمانۂ خود صادر شود کرامت است واگر خرقِ عادت بذریعۂ الآت خارجیہ باشد وفاعلش یقین کنندۂ نبی وقت نباشد پس سحر وجادو است واعتقاد کنندہ بران کافر باشد ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ولدِ زنا کہ مادرش در راہِ عامہ انداختہ باشد راہ گذران را برداشتنِ آن از راہ جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب درصورتِ مسئولہ اگر خوفِ ہلاکتِ طفل نباشد از راہ برداشتن مستحب است واگر خوفِ ہلاکت باشد درینصورت برداشتن از راہ واجب ولازم باشد ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر یابندۂ لقیط از نان ونفقہ عاجز گردد درینصورت انتظامِ پرورش چہ باشد هو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب درین صورت نان ونفقہ اش بر بیت المال حکومت اسلامیہ لازم باشد زیراکہ میراثِ لقیط حقِ بیت المال است ویابندۂ لقیط در حقِ پرورش محض محسن و

متبرع باشد۔ عینی

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے لقیط در راہ یافتہ بردہ است اکنون کسے بزور از یابندہ گرفتن میخواہد بحکم کتاب او را حقِ گرفتنِ لقیط باشد یا نہ هو المصوب للجواب حقِ گرفتنِ لقیط بغیر مرضی یابندہ ہیچ کس را نیست زیرا کہ یابندہ لقیط حقدار گردیدہ پس حقِ پرورش اول بر یابندہ است بر و ظلم وجبر مناسب نیست ۔ عینی

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے بر لقیط دعوی فرزندی کند دعوی النسب از مدعی ثابت میشود یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بہ ثبوت شرعی نسبِ لقیط از مدعی ثابت میشود بشرطیکہ یابندہ دعوی نسب نکردہ باشد چون بہ ثبوتِ شرعی نسب لقیط از مدعی ثابت گردد پس پرورشِ لقیط بر و لازم باشد ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر لقیط دختر باشد ہمراہ یابندہ پرورش کنندہ نکاحش روا باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب اگر زنِ یابندہ شیر خود لقیط را ندادہ باشد و حرمتِ رضاعت درمیان واقع نشدہ باشد درینصورت بلاشک وشبہ ہمراہ یابندہ نکاح لقیط روا است (عالمگیری)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے چار پائے گمشدہ یافتہ بود پورہ چہار سال پرورش کردہ است اکنون بعد از چہار سال مالکِ آن پیدا شدہ چارپائے مذکورہ از پرورش کنندہ واپس میگیرد بحکم کتاب حقِ گرفتن میدارد یا نہ و بہ تاوانِ پرورش چار سالہ ملامت باشد یا نہ هو المصوب للجواب اگر بغیر حکم قاضی حکومت پرورش کردہ است پس پرورش کنندہ متبرع ومحسن است احسانِ خود واپس نگیرد واگر بحکم قاضی حکومت پرورش کردہ باشد درینصورت تاوانِ پرورش بر ذمۂ مالکِ

اصلی قرض گردیدہ تاوقتیکہ تاوانِ پرورشِ خود از مالکِ اصلی خود حاصل نکند حیوان بمالک خود حوالہ نکند (مستخلص)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے گاؤ نر در راہ گمشدہ یافتہ مکمل ہفت سال پرورش کردہ ہنوز شخصِ دگر دعوی ملکیت کردہ و بر دعوی خود گواہ پیش نمیکند ونہ علاماتِ گاؤ خود صحیح مینماید درینصورت یابندہ بدادنِ گاؤ مذکور ملامت باشد یا نہ و حقِ تاوانِ پرورش ہفت سالہ او را میرسد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مذکورہ یابندۂ گاؤ نر بدادنِ گاؤ مدعی را ملامت نیست تاوقتیکہ بر مدعائے خود گواہ پیش نکند یا نشانِ صحیح بیان نکند گاؤ مذکور حقِ او نباشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکم زنِ حاملہ زند و بسبب زدنش بچۂ مردہ بیندازد درینصورت بر زنندہ دیت لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب بلاشک وشبہ درصورتِ مذکورہ دیت بر زنندہ لازم باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکم زنِ حاملہ زند و بسببِ زدنِ آن از شکم زن بچۂ زندہ بیرون شدہ فی الحال بمیرد درینصورت دیتِ بچہ لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ دیتِ مکمل لازم میشود زیرا کہ باعتبارِ سببِ اول آن بچہ مردہ است ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے شکم زنِ حاملہ بزند و از آن حمل ضائع شود و زن ہم بمیرد درینصورت دیتِ زن لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مذکورہ دیتِ زن وغرہ ہر دو لازم میشود زیرا کہ دو انسان قتل شدہ است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شوہر زنِ حاملہ خود بزند وحمل ضائع گردد درینصورت بر شوہر دیت لازم باشد یانہ
هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درینصورت دیت بر عاقلۂ شوہر لازم باشد وشوہر بسبب
قتل از میراث محروم میشود ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیان شرع متین

درین مسئلہ کہ اگر زنِ حاملہ برائے ضائع کردنِ حملِ خود دوا بنوشد یا در اندامِ مخصوصِ خود دار وے
مُسقط نہادہ کہ ازان حمل ضائع میشود درین صورت دیتِ حمل بر زنِ مذکورہ لازم باشد یانہ؟
هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ دیت بر عاقلۂ زن لازم میشود زیراکہ زنِ مذکورہ
بچۂ شوہر خود ہلاک کردہ وتاوانِ ہلاک نمیتواند داد لہذا بر عاقلہ لازم باشد وبسببِ قتل زن مذکورہ
از ارث محروم شدہ است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ فروختنِ شہتیر ہائے خانۂ مسقّف بحکمِ کتاب جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب
بحکمِ کتاب فروختنِ شہتیر ہائے خانۂ مسقّف جائز نباشد زیراکہ تسلیمِ شہتیر ہائے مذکور بغیرِ بردن
آوردن از سقفِ خانہ ممکن نیست بنابرین این بیع فاسد است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ یک درخت درمیانِ پنج افراد مشترک است یکے از شریکانِ مذکورہ بغیرِ مرضی چار
دیگر حصۂ خود بلا ابراز وتقسیم کردنِ حصص مشترکہ بشخص دگر فروختن میخواہد بحکمِ کتاب این بیع
درست باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ بلا ابرازِ حصص مشترکہ
فروختنِ حصۂ شریک درست نیست ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ چیزے درمیانِ دو نفر مشترک است یکے از شریکانِ حصۂ خود ہبہ کردن میخواہد
بحکمِ کتاب ہبۂ مذکورہ درست باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورت مذکورہ

اختلافِ علمائے کرام است نزدیکِ صاحبین ہبۂ مشاع صحیح است ونزدیکِ حضرتِ امامِ اعظم
ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہبۂ مشاع باطل است وفتوی ہم برین ست (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر کسے در راہِ عامہ چاہے سازد یا سنگے بنہد وشخصے دران چاہ بیفتد یا بر شخص
راہ گذر سنگ مذکور افتادہ ہلاک کند درینصورت بر چاہ کن وسنگ نہندہ دیت لازم میشود
یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصور تہائے مذکورہ دیت لازم میشود مگر ادا کردنِ
دیت بر عاقلہ باشد ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے در راہِ عامہ چیزے ثقیل نہادہ بر کسے افتد واو ازان ہلاک گردد درین
صورت ضمان لازم باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکورہ ضمان
لازم است زیراکہ شخص نہندۂ چیزِ ثقیل ظلم وتعدی کردہ است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در راہِ عامہ بیت الخلاء وچاہ ساختن درست باشد یانہ هو المصوب
للجواب بحکمِ لاضرر ولا اضرار فی الاسلام درمیانِ راہِ عامہ بیت الخلا وچاہ وغیرہ
ساختن ممنوع است ۔ ہدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در اندامِ مخصوص شخصے نشان فرج وذکر ہر دو موجود است درینصورت شخصِ مذکور
در حکمِ مرد باشد یا در حکمِ زن هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب اگر بول براہِ ذکر میکند
پس مرد است واگر براہِ فرج میکند پس در حکمِ زن باشد ۔ (ہدایہ)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در اندامِ مخصوص شخصے نشانِ ہر دو راہ موجود است واز ہر دو راہ بول میکند

درین صورت شخص مذکور در حکمِ مرد باشد یا در حکمِ زن هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکوره حکم بغلبہ داده میشود اگر اول براهِ ذکر بول میکند مرد باشد واگر بول مقدم براهِ فرج میکند در حکمِ زن باشد ۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے از ہر دوراه برابر علی السوا بول میکند درین صورت شخص مذکور در حکمِ زنان باشد یا مردان هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مذکوره شخص مذکور در حکمِ خنثی مشکل است درصورتِ مذکوره شناخت وعلامیتِ مرد وزن مشکل است بنابرین خنثی مشکل میگویند ۔ هدایہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ خنثی مشکل از دارِ فانی بدارِ باقی رحلت کرده وقتِ دفن مثلِ زن پرده بر قبرش لازم باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب وقتِ دفن کردن خنثی مشکل پرده بر قبرش لازم است زیرا کہ خنثی مشکل در حکمِ زنان است ۔ ردالمحتار

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے ذکر بریده است قابلِ ہمبستری نیست برائے زنش عقدِ ثانی جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب بشرطِ مطالبہ بحکمِ حاکمِ وقت درصورتِ مذکوره عقدِ ثانی زنِ بریده آلت جائز است کما قال فی ردالمحتار ص۹۱۷ فرّق الحاکم بینہما فی الحال.

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے بحکمِ قضا نامرد شده قابلِ کارِ زن نیست درینصورت زنش عقدِ ثانی میخواهد بحکمِ کتاب جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب بحکمِ حاکمِ وقت بعد از میعادِ یک سال حسب مطالبۂ زن تفریق کرده میشود ۔ ردالمحتار

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر زنے بحکمِ قضا، الٰہی مجنون شده عرصہ چار سال میشود کہ قابلِ خبرگیری زنِ خود نیست وزنش جوان است بعقدِ ثانی مجبور شده بحکمِ کتاب عقدِ ثانی جائز باشد یا نہ هو المصوب للجواب درصورتِ مسئولہ علمائے کرام مختلف اند نزدیکِ بعضِ در حقِ مجنون تاجیل ضروری نیست ونزدیک بعض از تاجیل یک سال لابدی است بہر حال حسب ضرورت بحکمِ حاکمِ وقت یا بحکمِ قاضی حکومتِ اسلامی عقدِ ثانی کردن روا باشد ۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر حاکمِ وقت مالِ مغصوب یا مالِ جرائم بمالِ خود مخلوط کند درین صورت حاکم مالکِ مالِ مغصوب میشود یا نہ هو المصوب للجواب درصورتِ مذکوره حاکم مالکِ مالِ مغصوب میشود ودادن زکوٰةِ آن بر و لازم است کما قال فی ردالمحتار ص۲۷ ولو خلط السلطانُ المالَ المغصوبَ بمالہ ملکہ فتجب الزکوٰة فیہ ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ صدقہ وخیرات از مالِ حرام درست باشد یا نہ هو المصوب للجواب جائز نیست بلکہ موجبِ کفر وسخت گناه باشد کما قال فی ردالمحتار ص۳۹ رجلٌ دفع الی فقیر من المال الحرام شیئًا یرجو بہ الثواب یکفر ولو علم الفقیر بذلک فدعی لہ وامن المعطی کفرا جمیعًا

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زکوٰة از مالِ حرام ادا میشود یا نہ هو المصوب للجواب ادا میشود کما قال فی ردالمحتار ص۳۹ لو نوی فی المال الخبیث الذی وجبت صدقتہ ان یقع عن الزکوٰة وقع عنہا ۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے ظالم از کسے ظلمًا مال گرفتہ در مالِ خود مخلوط کند ملکیتِ او بر آن ثابت

میشود یانہ هوالمصوب للجواب بحکم کتاب درصورتِ مسئولہ ملکیتِ ظالم ثابت میشود مگر قبل ازدادنِ عوضِ آن مال فائدہ گرفتن برائے ظالم حرام باشد کما قال فی ردالمحتار صـ۳۹ ما یاخذہ من المال ظلما ویخلطہ بمالہ او بمال مظلوم اٰخر یصیر ملکاً لہ وینقطع حق الاول فلا یکون اخذہ عندنا حراما محضا نعم لا یباح الانتفاع قبل اداء البدل فی الصحیح من المذہب

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بحلال دانستنِ گناہ کفر لازم میشود یانہ هوالمصوب للجواب بلاشک و شبہ کفر لازم میشود۔ درشرح عقائد نسفی آوردہ استحلال المعصیۃ کفر اذا ثبت کونہا معصیۃ بدلیل قطعی۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ چراغان روشن کردن بزیارت گاہِ بزرگانِ دین وتیل وغیرہ اشیا بنامِ بزرگانِ دین نذر کردن جائز باشد یانہ هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب نذر مخصوص بنامِ خدا میباشد البتہ ثوابِ نذر بارواحانِ بزرگانِ دین ایصال کردن جائز است چراغان روشن کردن وتیل وغیرہ اشیا دادن اگر بغرض فائیدہ رسانیدن خدام (خدمتگاران) زیارت گاہِ بزرگان دین بودہ باشد جائز است کما قال فی ردالمحتار صـ۱۹۷ الا ان قال یا اللہ انی نذرت لک ان شفیتَ مریضی او رددتَ غائبی او قضیتَ حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ او الامام الشافعی او الامام اللیث۔ او اشتری حُصُر المساجدہم او زیتا لوقودہا او دراہم لمن یقوم بشعائرہا الی غیر ذلک مما یکون فیہ نفع للفقراء والنذر للہ عز وجل وذکر الشیخ انما ہو محل لصرف النذر لمستحقیہ القاطنین برباطہ او مسجدہ فیجوز بہذا الاعتبار

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر بر شخصے حقوق اللہ وحقوق عباد جمع شوند درینصورت ادائیگی حقوق اللہ مقدم باشد یا حقوقِ عباد هُوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب درصورتِ مسئولہ ادائیگی حقوقِ عباد مقدم باشد کما قال فی ردالمحتار صـ۲۲۳ لتقدم حق العبد علی حق الشرع لاحتیاجہ وغنا الشرع بل لحاجۃ العبد وعدم حاجۃ الشرع الا تری انہ اذا اجتمعت الحدود وفیہا حق العبد یبدأ بحق العبد لما قلنا ولانہ ما من شیئ الا وللہ تعالی فیہ حق فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ زنِ منکوحہ را از خانۂ شوہر بغیرِ محرم سفر کردن بچند مسافت جائز باشد هوالمصوب للجواب بحکم کتاب زن را بغیرِ محرم از خانۂ شوہر بہ کم از مسافت سہ یوم بحاجت ضروری رفتن جائز است کما قال فی ردالمحتار صـ۲۲۴

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ موئے زیرِ بغل تراشیدن بہتر باشد یا کندیدن هوالمصوب للجواب بحکمِ کتاب کندیدن مسنون است وتراشیدن ہم جائز است کما قال فی ردالمحتار صـ۳۱۵ ذکر الحلق فی الابطین تبعاً للجامع الصغیر ایماء الی جوازہ وان کان النتف ہو السنۃ

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اطرافِ بروت از ریش حساب میباشد یا از بروت هوالمصوب للجواب درین مسئلہ اختلاف است نزدیکِ بعض از بروت حساب میشود ونزدیکِ بعض از ریش است۔ ردالمحتار صـ۳۱۵

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ موئے زیرِ ناف حلق کردن افضل باشد یا کندیدن هوالمصوب للجواب

بحکمِ کتاب موئے زیرِ ناف حلق کردن بہتر است کما قال فی ردالمحتار صـ۳۱۵ واما العانة ففی البحر عن النهایة ان السنة فیها الحلق لما جاء فی الحدیث عشر من السنة منها الاستحداد وتفسیره حلق العانة بالحدید

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر نقارہ وطنبور ودف وغیرہ آلاتِ لہو ولعب در امرِ معروف شکستہ کردہ شوند درین صورت ضمانِ قیمت بآمر لازم میشود یانہ هو المصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است نزدیکِ حضرتِ امام اعظم رحمہ اللہ ضمانِ قیمت لازم میشود ونزدیکِ صاحبین رح ضمانِ قیمت لازم نیست ومفتی بہ ہمین است کما قال فی ردالمحتار صـ۴۳۳

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ہدیہ وتحفہ کردنِ ثوابِ عبادت بغیر جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب باتفاقِ اہل السنة والجماعة بخشیدنِ ثوابِ عبادتِ نفلی بغیر جائز است کما قال فی ردالمحتار صـ۳۶۴ سواء کانت صلوٰةً اوصومًا اوصدقةً اوقراءةً او ذکرًا اوطوافًا اوحجًا اوعمرةً اوغیر ذلك من زیارة قبور الانبیاء علیهم الصلوٰة والسّلامُ والشهداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البرِ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تبدیلِ عبادت باسباب ومتاعِ دنیا جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب بحکمِ کتاب باستثناء

(۱) تعلیم علوم (۲) اذان

(۳) امامت (۴) وقضا وغیرہ ضروریات دین

عوض وبدل بعبادتِ خود از دنیا حاصل کردن باتفاقِ جملہ متون وشروح وفتاوی

ممنوع است - ردالمحتار صـ۳۶۴

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در الفاظ - عبادت - وقربت - وطاعت فرق ہست یانہ هو المصوب للجواب در مفہوماتِ الفاظِ مذکورہ فرق ثابت است عبادت در خضوع وخشوع مستعمل میشود وقربت ذریعہ قربِ خدا را میگویند وطاعت در تابعداری وفرمان برداری استعمال میشود خواہ در حقِ خدا باشد یا غیرِ خدا - ردالمحتار صـ۳۶۶

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ تعمیر کردنِ خانقاہ ومدرسہ اسلامی از صدقہ وحجِ نفلی بہتر باشد یانہ هو المصوب للجواب تعمیر کردنِ خانقاہ ومدرسہ اسلامیہ از صدقہ وحج نفلی افضل است بشرطیکہ فقیر مضطر یا اہل صلاح واز قوم سادات نباشد زیراکہ اکرام وعزت سادات از صدقہ وحج نفلی بہتر است کما قال فی ردالمحتار صـ۳۹ حکی فی المسامرات عن رجل اراد الحج فحمل الف دینار یتأهب بها فجائته امرأة فی الطریق وقالت له انی من آل بیتِ النبی صلی الله علیه وسلم ولی ضرورة فافرغ لها مامعه فلما رجع حجاج بلده صار کلما لقی رجلا منهم یقول تقبل الله تعالی منك فتعجب من قولهم فرأی النبی صلی الله علیه وسلم فی نومه وقال له تعجبت من قولهم تقبل الله منك قال نعم یا رسول الله قال ان الله تعالی خلق ملکًا علی صورتك حج عنك وهو یحج عنك الی یوم القیمة باکرامك لامرأة مضطرة من آل بیتی فانظر الی هذا الاکرام الذی ناله لم ینله بحجات ولا ببناء رباطات

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ مناکحت درمیان بنی آدم بری وبحری وجنات جائز باشد یانہ هو المصوب للجواب جائز نیست کما قال فی ردالمحتار صـ۱۰ لا تجوز المناکحة بین بنی آدم والجن

وانسان الماء لاختلاف الجنس

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح بذریعۂ خط وکتابت جائز باشد یانہ هوالمصوب للجواب جائز نیست تاوقتیکہ ایجاب وقبول وحضورِ شہود از طرفین منعقد نشود نکاح جائز نباشد البتہ اگر برسیدنِ خط یکے از متعاقدین بطریقِ توکیل بہ غیبوبتِ دگر عقدِ نکاح بقاعدۂ شرعی بشرطِ اجازت کند درست باشد۔ ردالمحتار صـ ۴۰۹

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ نکاح بدلی در قانونِ شرعی جائز باشد یانہ هوالمصوب للجواب نکاح بدلی کہ بہ شغار مشہور است نزدیکِ حضرت امام اعظم جائز است مگر درین عقد مہرِ مثل بر شوہر لازم میشود۔ ردالمحتار صـ ۵۱۵

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے طلاق نوشتہ بطرف منکوحۂ خود ارسال کند درینصورت طلاقش واقع میشود یانہ هوالمصوب للجواب بشرطیکہ خطِ مختوم ومرسوم بمہرِ شوہر شدہ باشد درینصورت برسیدنِ خط طلاق واقع میشود۔ ردالمحتار صـ ۶۶۲

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شوہر برائے وداع ورخصتیٔ عروس قدرے زیورات ساختہ بہ منکوحۂ خود میدہد منکوحہ مالک زیورات میشود یانہ هوالمصوب للجواب اگر بطریقِ ہبہ دادہ باشد منکوحہ مالکِ زیورات میشود واگر بطورِ عاریت وامانت دادہ باشد درینصورت منکوحہ مالکِ زیورات نباشد بلکہ شوہر مالک باشد۔ (شامی)

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ بوقتِ وداع ورخصتی عروس پدرِ عروس بطورِ جہیز قدرے مال از قسمِ نقد وجنس

میدہد پدرِ دختر راحقِ واپس گرفتنِ آن مال میرسد یانہ هوالمصوب للجواب اگر پدر دختر را آن مال بطورِ عاریت وامانت دادہ باشد حقِ واپس گرفتن میدارد واگر بطورِ ہبہ وتملیک دادہ است پدر راحقِ واپسی آن مال نیست۔ دختر مالکِ مال باشد۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ اگر شخصے بنگ وافیون وچرس نوشیدہ مدہوش گردد ودر حالتِ مدہوشی زن را طلاق دہد درینصورت طلاقش واقع میشود یانہ هوالمصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است لیکن مفتی بہ اینکہ طلاق درصورتہائے مذکورہ واقع میشود کما قال فی ردالمحتار صـ ۲۵۵ فینبغی ان لایتردد فی الوقوع وفی تصحیح القدوری عن الجواهر وفی هذا الزمان اذا سکر من البنج والافیون یقع زجرا وعلیه الفتوی۔

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ بنگ وافیون وچرس در قانونِ شریعت چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بسببِ وجودِ سکر ونشہ استعمالِ بنگ وافیون وچرس حرام است۔

مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ حقہ نوشی واستعمالِ سگریٹ ونسوار در شریعتِ محمدی چہ حکم دارد هوالمصوب للجواب بوجہ بدبوئی وفضول خرچی مکروہ تحریمی است۔ عالمگیری

چہ میفرمایند علمائے دین وقاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ استعمالِ ثوم وپیاز ومولی در قانون شرعی چہ حکم میدارد هوالمصوب للجواب بسببِ وجودِ بدبوئی خام استعمال کردن خالی از کراہیت نباشد وپختہ بلا کراہیت جائز است ردالمحتار۔

چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ در مقدماتِ قدیمہ دعوی درست باشد یا نہ اگر درست باشد پس میعادِ آن چند سال باشد

ھو المصوب للجواب. مسئلہ مسئولہ بہ تمادی العمر مشہور است و اجرا این مسئلہ بقانونِ حاکم وقت میباشد و مدتِ آن کم از کم پانزدہ سال است کم ازین مدت مسئلہ تمادی العمر جاری نمیشود ردالمحتار صـ ۷۸

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ اگر بوقتِ ضرورت شخصے مضطر شدہ بشرطِ عدمِ وجودِ آب شراب نوشد یا در شدتِ گرسنگی گوشت مردار خورد درینصورت مضطر گنہگار باشد یا نہ ھو المصوب للجواب این مسئلہ مختلف فیہا است مگر مفتیٰ بہ اینکہ بوقتِ ضرورت و اضطرار در شدتِ تشنگی و گرسنگی نوشیدنِ شراب و خوردنِ گوشت مردار در قانونِ شریعت رخصت کما قال فی ردالمحتار صـ ۲۱۷ کما رخص فی شرب الخمر للعطشان واکل المیتۃ فی المخمصۃ وھو الفتوی۔

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے از شدتِ گرسنگی مے میرد و سوائے گوشتِ مردار و مالِ حرام چیزے حلال برائے سدِ رمق دستیاب نمیشود درینحالتِ ضرورت برائے سد رمق خوردنِ گوشتِ مردار بہتر باشد یا از مالِ حرام فائدہ گرفتن لازمی باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ قانونِ شریعت درین حالتِ ضرورت فائدہ گرفتن از ہر دو رخصت است مگر خوردنِ گوشتِ مردار بہ نسبتِ مال حرام بہتر باشد۔ ردالمحتار

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ ملازمتِ کفار برائے مسلمان جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب نوکری کفار سہ قسم است

(۱) جائز بلاکراہیت مثلِ نوکری بر اصلاح و مصالح و احقاقِ حقوق و دفعِ شرور و مفاسد و دفعِ دزدان و قطاع طریق و بناءِ قناطیر و مہمان سرائے و دیگر عماراتِ نافعہ بدلیلِ قصۂ حضرت یوسف علی نبینا و علیہ السلام کہ از بادشاہِ مصر ملازمتِ داروغگی خزائنِ مصر درخواست کردہ بودند۔ تاتارخانیہ

عدل بدین قسم نمایندہ بدلیل حکایت والدہ ماجدہ حضرت موسی علیہ السلام کہ ملازمتِ فرعون برائے شیر دادن حضرت موسی علیہ السلام قبول کردہ بودند۔

(۲) جائز باکراہیت مثلِ نوکریہا کہ دران لزومِ الیستادن در پیشِ کفار ادباً و تعظیماً لازمی باشد کہ درین ہتک شانِ مسلمان میشود

(۳) حرام مثلِ نوکری بر معاصی و منہیاتِ شرعیہ چنانچہ عساکر و افواج را نوکر داشتہ برائے مقاتلۂ اہلِ اسلام مقرر میکنند۔ مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی صاحب

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ دست بوسی و قدمبوسی عالم باعمل و سلطانِ عادل و شخصِ زاہد و عابد جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب دست بوسی و قدمبوسی عالم باعمل و بادشاہ منصف و شخصِ تقوی دار و پرہیزگار بغرض تبرک و فیض حاصل کردن نزدیکِ علمائے متاخرین جائز است ؎

اگر بوسہ بر خاکِ مردان زنی	بہر دی کہ پیش آیدت روشنی	عالمگیری
چشم روشن کن زخاکِ اولیا	تا بہ بینی زابتدا تا انتہا	

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ قیامِ تعظیمی برائے علماء و بزرگان دین جائز است یا نہ ھو المصوب للجواب. بلاشک و شبہ جائز باشد بشرطیکہ طلبگار تعظیم نباشد

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ توہین و تحقیر علم و علماء اسلام و بزرگان دین چہ حکم دارد ھو المصوب للجواب. بحکمِ کتاب توہین و تحقیرِ علم و علماء اسلام و بزرگان دین گناہِ کبیرہ و مستلزمِ کفر میباشد۔ شامی

چہ میفرمایند علمائے دین و قاضیانِ شرعِ متین

درین مسئلہ کہ شخصے بطورِ حقارت و توہین گفتہ کہ کنز را بالائے طاق نہید دربارۂ او در قانونِ شریعت چہ حکم باشد ھو المصوب للجواب بحکمِ کتاب توہین و تحقیر کنندۂ علم فقہ و علم اصول

سخت مجرم باشد. و توہینِ علمِ دینی مستلزم کفر است زیرا که جملہ احکامِ فقه و اصول مستنبط و مستخرج از کتاب الله (قرآن پاک) و سنتِ رسول الله صلی الله علیه وسلم کرده شده اند۔ اگر شخصِ مذکور بطریقِ توہین اعتقاداً فقیه مذکور در حقِ کنز الدقایق گفته پس در صورت بلاشک وشبه قولِ مذکور مستلزمِ کفر باشد۔ فتح القدیر



یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه	فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه	فیه العفافُ وفیه الجودُ والکرم



یا صاحبَ الجمال ویا سیدَ البشر	من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

تمام شُد

الحمد لله ذی القدرة العالیه که «فتاوی شهابیه» در تردیدِ عقاید وها
بکتابتِ احقر عباد الله الباری۔ محمد گل رحیم الاسماری «فاضل دیوبند»
خطیب جامع مسجدِ دلاور خان شہر پشاور بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
باختتام رسید الله تعالی نافع عوام گرداند